﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۷ جمعۃ المبارک ۱۸؍فروری ۲۰۰۰ء شمارہ۷

۱۲؍ذوالقعدہ ۱۴۲۰ہجری ☆ ۱۷؍تبلیغ ۱۳۷۹ہجری شمسی

بہترین رفیقۂ حیات

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیاکہ کونسی عورت (بطور رفیقۂ حیات) سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: جس کا خاوند دیکھے تو اس کو خوشی ہو اور جب اسے کوئی حکم دے تو اسے بجالائے اور اپنے نفس اور مال میں کوئی ایسا کام نہ کرے جو خاوند کو ناپسند ہو۔

(سنن نسائی کتاب النکاح باب ای النساء خیر۔ نمبر ۳۱۷۹)

خلاصہ درس قرآن کریم رمضان المبارک ۱۹۹۹ء و ۲۰۰۰ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے دوران مسجد فضل لندن میں درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔ اس درس قرآن کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر کے قارئین کی خدمت میں قسط وار پیش کر رہا ہے۔ یہ سلسلہ اختتام درس تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔ (مدیر)

درس قرآن کریم ۳۰؍دسمبر ۱۹۹۹ء۔ (سورۃ الانعام آیت ۹۶ تا ۱۱۶)

آیت نمبر ۹۶: "اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی......الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے پہلے توحید کا ذکر کیا اس کے بعد نبوت کا تذکرہ کیا، پھر اس کی فروعات کو بیان کیا۔ اب ان دلائل کا تذکرہ شروع کیا ہے جو ہستی باری تعالیٰ کے دلائل ہیں اور اس کے کمال علم اور کمال حکمت پر دلالت کرتے ہیں، یہ بتانے کے لئے کہ تمام نقلی و عقلی مباحث کا اصل مقصود ذات باری اور اس کی صفات و افعال کی معرفت ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں "کیسی قدرت نمائی ہے۔ ایک دانہ ہوتا ہے اس سے کئی دانے بنا دیتا ہے۔ بڑ کا بیج کیسی باریک چیز ہے مگر اس سے خدا بڑ جیسا عظیم الشان درخت نکالتا ہے۔ تخم ریزی جو ہوتی ہے تو گویا جو کچھ ہوتا ہے گھر سے باہر نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر پرندے، چرندے، کیڑے، ہزاروں بلائیں ہیں ان سے محفوظ رہ کر کیا سے کیا بن جاتا ہے۔ اسی طرح خدا ادنیٰ سے اعلیٰ بنا دیتا ہے۔ پھر اسی طرح گٹھلی کیا چیز ہے مگر اس سے کیا کیا درخت بنتے ہیں"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "حَبّ، اپنی بناوٹ میں اپنے اندر نرمی رکھتا ہے اور نَوٰی سختی۔ انسان بھی دو قسم کے ہیں۔ بعض سخت طبیعت کے اور بعض نرم کے۔ فرمایا کہ ہر قسم کے لوگوں کے پیدا کرنے والے ہم ہیں۔ دونوں کی بار آوری خدا کے ہاتھ میں ہے"۔

آیت نمبر ۹۷: "فَالِقُ الْاِصْبَاحِ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ رازی فرماتے ہیں "جان لے کہ یہ ان دلائل کی دوسری قسم ہے جو ہستی باری تعالیٰ، اس کے علم، اس کی قدرت اور حکمت کو ثابت کرتے ہیں۔ دلائل کی پہلی قسم نباتات اور جانداروں کے احوال سے ماخوذ تھی اور اس آیت میں مذکور دلائل کی قسم احوال فلکیہ سے ماخوذ ہے"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ فرمایا جس طرح جسمانی ہدایت کے لئے سورج اور چاند اور ستارے بنائے ہیں اسی طرح روحانی انتظام کے لئے اور لوگوں کو ہدایت اور روشنی دینے کے لئے سورج یعنی شرعی نبی، چاند یعنی غیر شرعی نبی اور نجوم یعنی مجدد وغیرہ کا سلسلہ مقرر کیا ہے"۔

آیت نمبر ۹۸: "وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں "ایک ستارہ تو وہ ہے جس پر تمام جہاز رانی موقوف ہے یعنی قطب، قطب نما ایسی چیز ہے کہ آج کل تمام جہاز اسی پر چلتے ہیں۔ عرب دوسرے ستاروں سے بھی بہت کام لیتے اور راہ پاتے۔ خدا تعالیٰ نے یہ تمام نظارے اپنی قدرت کے بیان فرما کر سمجھاتا ہے کہ بڑا ہی

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے۔ گلی گلی سے سلام کی دعائیں اٹھیں

والدین اپنی زندگی میں جو نیکی کیا کرتے تھے اس نیکی کو اگر جاری رکھا جاسکتا ہو تو بچوں کو اس نیکی کو جاری رکھنا چاہئے۔

یہ نیکی والدین کے درجات بلند کرنے کا موجب بنے گی

اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی تعہد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے والدین کے حقوق کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۴؍فروری ۲۰۰۰ء)

لندن (۴؍فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیات ۲۴ اور ۲۵ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد والدین کے حقوق سے متعلق مختلف احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے اور اس سلسلہ میں اہم نصائح فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس نے اپنے ماں باپ کو دونوں کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پایا اور پھر وہ جنت میں داخل نہ ہوسکا۔ اسی طرح بیان ہے کہ ایک شخص کے اس سوال پر کہ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تیری جنت اور دوزخ ہیں۔

حضور نے ایک اور حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ والدین اپنی زندگی میں جو نیکی کیا کرتے تھے اور بیچ میں مر منقطع ہو گئی اس نیکی کو اگر جاری رکھا جاسکتا ہو تو وہ نیکی ہے جو والدین کے درجات بلند کرنے کا موجب بنے گی۔

حضور نے فرمایا کہ بہت سے والدین چندہ دیتے ہیں اور بڑے بڑے چندوں کا وعدہ کرتے ہیں مگر اس دوران ان کو موت آلیتی ہے تو ایسی صورت میں بچوں کا فرض ہے کہ اگر حقیقت میں انہیں والدین سے محبت ہے تو بچوں کو اس نیکی کو جاری رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ نیکی بہت عام ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: درس القرآن از صفحہ اول

نادان ہے جو مسئلہ نبوت کا منکر ہے۔

ان معمولی پڑاؤں اور منزلوں کے لئے تو اس نے راہنمائی کا اتنا بڑا سامان مہیا کیا اور اس کی سنت ہو کہ ظلمت کے بعد روشنی عطا کرے لیکن اپنے حضور پہنچنے کے لئے کوئی شمس، کوئی قمر، کوئی ستارہ نہ ہو یہ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ اے منکرانِ نبوت جب تم فعل الٰہی سے نفع اٹھا رہے ہو تو قولِ الٰہی سے بھی اٹھاؤ"۔

(ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۲؍ستمبر ۱۹۰۹ء۔ بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۱۷۰)

آیت نمبر ۹۹: " وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَأَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "ہر جگہ کا نام مختلف اعتبارات کے لحاظ سے مُسْتَقَر بھی ہو سکتا ہے اور مُسْتَوْدَع بھی۔ اگر رحم مادر کو مُسْتَقَر قرار دیا جائے تو دنیا مُسْتَوْدَع ہے۔ اور اگر دنیا کو مُسْتَقَر قرار دیا جائے تو قبر مُسْتَوْدَع ہو گی اور اگر قبر کو مُسْتَقَر قرار دیا جائے تو اگلا جہان مُسْتَوْدَع ہو گا"۔

آیت نمبر ۱۰۰: "وَهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً.........الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں "یہاں اللہ تعالیٰ نے درختوں کی چار اقسام بیان فرمائی ہیں ۔ کھجور، انگور، زیتون اور انار۔ اور کھیتی کو درختوں پر مقدم کیا ہے کیونکہ کھیتی غذا ہے اور غذا پھلوں پر مقدم ہے۔ اور کھجور کو باقی سب پھلوں پر مقدم کیا ہے کیونکہ عربوں کے لحاظ سے کھجور غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور حکماء بیان کرتے ہیں کہ کھجور اور حیوان میں بہت سے خواص میں مشابہت پائی جاتی ہے جو دیگر نباتات میں موجود نہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کھجور کا اس لئے خصوصی ذکر فرمایا گیا ہے کہ کھجور ایک ایسی غذا ہے جو دودھ کے بعد مکمل غذائیت سے بھرپور ہے اور اس طرح صحرا میں کھجور ایک بہت بڑی نعمت سمجھی جاتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "جیسے آسمان پر سے پانی اترتا ہے اسی طرح وحی کا نزول بھی ہے۔ ادھر قرآن، رسول کریمؐ کی پاک تعلیم ہے اور ادھر دلوں کی سرزمین اس آبِ حیات کو قبول کرنے کو تیار ہے"۔

آیت نمبر ۱۰۱: " وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ.........الخ"۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں "احمق لوگ خدا کو جب چھوڑتے ہیں تو پھر پتھروں کی، پھر ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ یورپ، امریکہ نے اس خدا کو چھوڑا تو ایک انسان کو خدا ماننے پر مجبور ہو گئے"۔

(ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۲؍ستمبر ۱۹۰۹ء۔ بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۱۷۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنوں کے بارہ میں جاننا چاہئے کہ یہ کوئی علیحدہ مخلوق نہیں کیونکہ اگر یہ تسلیم کیا جائے تو پھر جہاں شریر جنوں کو سزا ملتی ہے وہاں شریف جنوں کے جنت میں جانے کا بھی ذکر ملنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب فرضی قصے بنائے گئے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۲: "بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں عیسائیت کے خلاف بہت زبردست دلیل دی گئی ہے جسے ہر گز توڑا نہیں جا سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا ازلی تھا لیکن مریمؑ کو ازلی نہیں مانتے۔ اگر مریم ازلی ہوتیں تو بیٹے کے لازمی ہونے کا امکان ہو سکتا تھا۔ اتنی احمقانہ دلیلیں عیسائیت کی ہیں کہ نمعلوم یہ کیسے ان دلائل کو دیکھتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۴: " لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے اور اس مضمون پر جو روشنی سے تعلق رکھتا ہے، حاوی آیت ہے۔ روشنی کو اگر دیکھا جائے تو جو روشنی آنکھ تک پہنچے وہی آپ دیکھ سکیں گے۔ کوئی لطیف چیز نظر نہیں آسکتی جب تک لطیف چیز خود آنکھ تک ظاہر نہ کرے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ لطیف و خبیر ہے وہ خود اپنا جو علم دے دے اسی کا ادراک ہو سکتا ہے۔

حضرت مسروقؓ سے مروی ہے کہ "ایک روز میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپؓ نے فرمایا کہ اے ابو عائشہؓ (حضرت مسروقؓ کی کنیت تھی) تین باتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان میں سے ایک بھی بیان کرے تو یہ خدا پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا۔

(۱) جس نے یہ گمان کیا کہ آنحضورؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو یہ خدا پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے برعکس رأی کا لفظ رسول اللہؐ کی طرف منسوب ہوا ہے اور وہاں رؤیت قلب مراد ہے۔ اس لئے فرمایا گیا ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (النجم: ۱۲) یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ دل نے دیکھا تھا اور جو بھی دل نے دیکھا تھا اس نے جھوٹ نہیں بولا اور جو دیکھا وہ سچ ہی دیکھا تھا۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ جس نے یہ خیال کیا کہ آنحضورؐ نے اس میں سے کچھ چھپا لیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا کیونکہ یہ بھی خدا پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا کیونکہ فرماتا ہے کہ اے رسولؐ جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا جاتا ہے اسے پہنچا دے۔

(۳) تیسری بات ہے کہ جس نے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ آنے والے کل یعنی غیب کی باتیں بھی جانتے تھے، تو یہ بھی خدا تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ"۔ (بخاری کتاب التفسیر سورة الانعام)

حضور نے فرمایا کہ اس حدیث سے بریلوی خیالات والوں کا بھی ردّ ملتا ہے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ آنحضورؐ کو بتاتا تھا اسی کا علم ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ کسی غیب کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔

ہے نظامِ خلافت ہمارا عصا

خاک کرنے اٹھے تھے ہمیں جو کبھی آج ان کا نشاں تک بھی ملتا نہیں
کیسے کیسے تھے بت ٹوٹ کر جو گرے اپنی آنکھوں سے کیا تم نے دیکھا نہیں

نور خیر البشرؐ سے جو روشن ہوا، شکر ہے وہ مہ تاب ہم کو ملا
غیر سے مانگتے رہ گئے جو دیا، ان کی قسمت میں اب تک اُجالا نہیں

ہم قدم جس سفر میں ہوں عزم و دعا، رکھتی ہیں منزلیں اپنی آغوش وا
کاٹ سکتی نہیں راہ کوئی بلا، رہزنوں کو یقیں پھر بھی آتا نہیں

وقت کے بہتے دریا میں اپنا لہو، لہر در لہر شامل ہوا کو بکو
رہ گئی ساحلِ عشق کی آبرو، خوں سے کم جس نے کچھ اور مانگا نہیں

ہم نے فرعون سے بھی یہی تو کہا، جھوٹ ہے یہ عدالت اسے مت سجا
ہے نظامِ خلافت ہمارا عصا، اژدھوں کی ہمیں کوئی پروا نہیں

یوں نہ دستار و منصب پہ اترایئے، ہم فقیروں کے رستے سے ہٹ جایئے
کفر و حق کے میاں جنگ کیا، کھیل ہے؟ آپ نے ایک پل یہ بھی سوچا نہیں

کی امام زمانہ سے جس نے وفا، سید الخلقؐ اُس کے اُسی کا خدا
دھیان رکھئے جمیل اپنے پیمان کا، اس سمندر کا کوئی کنارہ نہیں

(جمیل الرحمن ۔ ہالینڈ)

آیت نمبر ۱۰۹: " وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ.........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی یہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ قرآن نے بھی بتوں کو گالیاں دی ہیں اور اس طرح اس آیت کے خود خلاف کیا ہے کیونکہ سَبٌّ فحش کلامی کو کہا جاتا ہے جو قرآن نے کہیں نہیں کیا۔ چنانچہ مفردات امام راغبؒ میں ہے کہ 'اَلسَّبُّ کے معنی مغلظات اور فحش گالی کے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ"۔

آیت نمبر ۱۱۰: " وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ.........الخ"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اقتراح کے نشانوں کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ نبی کبھی جرأت کر کے یہ نہیں کہے گا کہ تم جو نشان مانگو میں وہی دکھانے کو طیار ہوں۔ اس کے منہ سے جب نکلے گا یہی نکلے گا اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ اور یہی اس کی صداقت کا نشان ہوتا ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

حضور ایدہ اللہ نے یہاں معجزات کے بارہ میں فرمایا کہ بعض معجزات ایسے بھی ہیں جو آنحضورؐ نے اپنوں کو دکھائے، ان کا تعلق ایمان سے ہے، یہ غیروں کے لئے نہیں۔ مثلاً کھانے کو بہت زیادہ بڑھا دیا۔ ایسے معجزات حضرت مسیح موعودؑ سے بھی ظاہر ہوئے ہیں۔ اب سائنس نے بھی تجربات سے ثابت کیا ہے کہ نفسیاتی لحاظ سے بھوک مٹ جاتی ہے اور تھوڑا کھانے سے سیری ہو سکتی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس قسم کے معجزات کیسے ہوتے رہے لیکن یہ قطعی بات ہے کہ ایسا ہوا ضرور تھا۔

آیت نمبر ۱۱۲: " وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض دفعہ اندرونی شہادتیں حجت بن جاتی ہیں جیسے مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق بعض بزرگوں نے اپنے بچوں اور اولاد کو خواب میں بتایا اور اس طرح یہ اندرونی شہادتیں حجت بن گئیں اور جب انہوں نے تحقیق کی تو بعینہ صداقت ظاہر ہوئی۔

حضرت خلیفہ ثانیؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "پہلے بتایا تھا کہ ان کی حالت ایسی ہے کہ وہ ایمان نہیں لا سکتے کیونکہ پہلے انکار کر چکے ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان پہلے ایک دفعہ سچی بات کا انکار کر دے تو دل پر آہستہ آہستہ زنگ لگ جاتا ہے اور وہ اسے باوجود سچا سمجھنے کے نہیں مان سکتا۔ اور وہ چیز اسے جھوٹی معلوم ہونے لگتی ہے۔ فرماتا ہے کہ صداقت کی تین قسم کی دلیلیں ہوتی ہیں۔ (۱) یہ کہ ملائکہ اتریں، دلوں میں نیک تحریکیں ہوں۔ (۲) مردے باتیں کریں یعنی گزشتہ بزرگوں کا وجود شہادت ہو۔ مَرے ہوئے لوگ خوابوں میں ان کو آکر بتا دیں۔ (۳) موجودہ زمانہ کے لوگوں کی شہادتیں پیش ہوں۔ فرماتا ہے کہ اگر یہ تینوں قسم کی شہادتیں بھی ان کے سامنے پیش ہوں تو بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ یہ ایک دفعہ سچائی کا انکار کر چکے ہیں"۔

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمایئں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور
خدمت قرآن

(اشتہار ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو عظیم الشان صفات کے حامل ایک بیٹے کی خوشخبری دی گئی تھی۔ یہ پیشگوئی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت وجود میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی میں ایک غرض یہ بتائی گئی تھی کہ "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"۔ اس مناسبت سے ذیل میں حضرت مصلح موعودؓ اور خدمت قرآن کے تعلق میں ایک مضمون ہدیۂ قارئین ہے۔)

خداتعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کو مختلف رنگوں میں خدمت قرآن کی غیر معمولی توفیق حاصل ہوئی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آسمان احمدیت پر ابھرتے ہوئے اس ستارے کی طرف اپنوں اور غیروں کی نظریں اسی وجہ سے اٹھنی شروع ہو گئی تھیں کہ آپ کی زبان و قلم سے قرآن مجید کے معارف خارق عادت طور پر اس طرح بیان ہوتے تھے جو ایک نوعمر کی استعداد سے بہت بڑھ کر تھے۔ اس کے ساتھ ہی اگر یہ امر بھی پیش نظر رکھا جائے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی کمزوریٔ صحت کی وجہ سے آپ کی تعلیم کا بخوبی اہتمام نہ کیا جا سکا تھا۔ تو معارف قرآنی کا بیان اور بھی غیر معمولی بات بن جاتی ہے۔...... آپ نے تین ماہ میں قرآن مجید اور دو ماہ میں بخاری شریف کی تعلیم مکمل کر لی تھی اور وہ بھی اس طرح کہ آپ کے محترم استاد (حضرت مولانا نورالدین، خلیفۃ المسیح الاولؓ) خود جلد جلد پڑھتے جاتے تھے اور ان کا یہ شاگرد صرف سُن کر ہی سیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق اور عرصہ تعلیم اتنا کم اور مختصر ہے کہ اس میں تو کسی علم کی بنیادی باتیں بھی نہیں سیکھی جا سکتی تھیں۔ چہ جائیکہ قرآن و حدیث کے معارف و مطالب سیکھ لئے جائیں۔ یوں لگتا ہے کہ تعلیم کا یہ کسی قدر اہتمام بھی محض رعایت اسباب کو ادب کا طریق سمجھتے ہوئے کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بخوبی سمجھتے تھے کہ عظیم پیش خبریوں کے اس مصداق کا معلم و مربی خود خدا تعالیٰ ہے اور وہی اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو ظاہری و باطنی علوم سے پر کردے۔

قرآن کا علم فرشتوں سے حاصل ہوا

مذکورہ بالا منفرد قسم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی اصل تربیت و تعلیم یعنی فرشتوں کے ذریعہ قرآنی علوم و معارف سکھانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"میں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری و باطنی میں سے کوئی علم حاصل نہ تھا۔ مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمۂ روحانی جو میرے سینے میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خداتعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے......"۔ (الموعود صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:

"میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا۔ ہر دفعہ فیل ہی ہوتا رہا ہوں۔ مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں کہ کسی علم کا مدعی آجائے جس کا میں نے نام بھی نہیں سنا ہو اور اپنی باتیں میرے سامنے مقابلہ کے طور پر پیش کرے اور میں اسے لاجواب نہ کردوں تو جو اس کا جی چاہے کہے۔ ضرورت کے وقت ہر علم خدا مجھے سکھاتا ہے اور کوئی شخص نہیں ہے جو مقابلہ میں ٹھہر سکے"۔

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۵۳)

"........... مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا دکھایا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں، مشرق کی طرف میرا منہ ہے کہ آسمان پر سے مجھے ایسی آواز آئی جیسے گھنٹی بجتی ہے یا جیسے پیتل کا کوئی کٹورہ ہو اور اسے ٹھکوریں تو اس میں سے باریک سی ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر میرے دیکھتے دیکھتے وہ آواز پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ تمام جوّ میں پھیل گئی۔ اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آواز متشکل ہو کر تصویر کا چوکھٹا بن گئی۔ پھر اس چوکھٹے میں حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی اور اس میں ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی تصویر نظر آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور پھر یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آگیا اور کہنے لگا میں خدا کا فرشتہ ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ میں نے کہا سکھاؤ، وہ سکھاتا گیا یہاں تک کہ جب وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن تک پہنچا تو کہنے لگا آج تک جس قدر مفسرین گزرے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے، لیکن میں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا چلا گیا یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھادی۔

جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت فرشتہ کی سکھائی ہوئی باتوں میں سے کچھ باتیں مجھے یاد تھیں مگر میں نے ان کو نوٹ نہ کیا۔ دوسرے دن حضرت خلیفہ اولؓ سے میں نے اس رؤیا کا ذکر کیا اور یہ بھی کہ مجھے کچھ باتیں یاد تھیں مگر میں نے ان کو نوٹ نہ کیا اور اب وہ میرے ذہن سے اتر گئی ہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ پیار سے فرمانے لگے کہ آپ ہی تمام علم لے لیا۔ کچھ یاد رکھتے تو ہمیں بھی سناتے۔ یہ رؤیا اصل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل اور دماغ میں قرآنی علوم کا ایک خزانہ رکھ دیا ہے۔ چنانچہ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا کبھی کسی ایک موقع پر بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے سورۃ فاتحہ پر غور کیا ہو یا اس کے متعلق کوئی مضمون بیان کیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے سے نئے معارف اور نئے سے نئے علوم مجھے عطا نہ فرمائے گئے ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے تمام مشکل مضامین مجھ پر حل کردئے ہیں یہاں تک کہ بعض ایسی آیات جن کے متعلق حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ان کے معانی کے متعلق پوری تسلی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان آیات کے معانی بھی مجھ پر کھول دئے گئے ہیں"۔ (الموعود صفحہ ۸۳ تا ۸۶)

اسی طرح آپؓ فرماتے ہیں:

"حضرت خلیفہ اولؓ کی زندگی کا واقعہ ہے کہ منشی فرزند علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں تم سے قرآن پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس وقت ان سے میری اس قدر واقفیت بھی نہ تھی۔ میں نے عذر کیا مگر انہوں نے اصرار کیا میں نے سمجھا کہ کوئی منشاء الٰہی ہے۔ آخر میں نے ان کو شروع کرادیا۔ ایک دن میں پڑھا رہا تھا کہ میرے دل میں بجلی کی طرح ڈالا گیا کہ آیت ربنا وابعث فیھم رسولا منھم (البقرہ ۱۳۰)۔ سورۃ بقرہ کی کلید ہے اور اس سورۃ کی ترتیب کا راز اس میں رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سورۃ بقرہ کی ترتیب پورے طور پر میری سمجھ میں آگئی"۔

(منصب خلافت صفحہ ۱۲، ۱۳)

اپنی عمر کے آخری حصے میں شدید بیماری کے دوران جب حضور بغرض علاج بیرون ملک گئے ہوئے تھے۔ خدمت قرآن کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کا سلسلہ وہاں بھی جاری تھا۔ اس سلسلہ میں الٰہی تائید کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"چند سال ہوئے کہ میں ایک دفعہ برف دیکھنے ڈلہوزی گیا ہوا تھا۔ وہاں پر میں دوپہر کے وقت تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا تو مجھے الہام ہوا کہ دنیا میں امن کا قیام اور کیمونزم کے مقابلہ کے لئے سارے گر سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں۔ مجھے اس کی تفسیر سمجھائی گئی جو عرفانی طور پر تھی نہ کہ تفصیلی طور پر۔ عرفان کے معنی یہ ہیں کہ دل میں ملکہ پیدا کردیا جاتا ہے لیکن وہ تفصیلی الفاظ میں نازل نہیں ہوتی۔ کچھ دنوں کے بعد دوستوں سے اس کا ذکر آیا اور وہ پوچھتے رہے کہ اس کی کیا تفسیر ہے۔ میں نے کہا میں کبھی اس کے متعلق مفصل رسالہ لکھوں گا۔ خصوصاً جب مخالف دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ان دونوں کا جواب موجود ہے لیکن خداتعالیٰ کی مشیت تھی کہ مجھے اب تک یہ رسالہ لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔

اب جبکہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور بظاہر اس کا موقعہ ملنا مشکل ہے میں نے مناسب سمجھا کہ خواہ اشارۃً ہی چند الفاظ میں ہو میں اس کا مضمون بیان کرتا ہوں تا وہ علماء کے کام آئے اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں"۔ (الفضل ربوہ ۳۱/مئی ۱۹۵۵ء)

چنانچہ اس موضوع پر حضور نے پر معارف خطبات ارشاد فرمائے جو اخبار الفضل میں چھپ چکے ہیں:

عظمت قرآن

فرشتوں کے ذریعہ خدائی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں آپ کو قرآن مجید سے جو قلبی لگاؤ پیدا ہوا اور جو قرآنی عظمت و شان آپ پر عیاں ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"میں نے تو آج تک نہ کوئی ایسی کتاب دیکھی اور نہ مجھے کوئی ایسا آدمی ملا جس نے مجھے کوئی ایسی بات بتائی ہو جو قرآن کریم کی تعلیم سے بڑھ کر ہو یا قرآن کریم کی تعلیم کے برابر ہی ہو۔ تو محمد ﷺ کو خدا تعالیٰ نے وہ علم بخشا جس کے سامنے تمام علوم ہیچ ہیں۔

چودھویں صدی علمی ترقی کے لحاظ سے ایک ممتاز صدی ہے۔ اس میں بڑے بڑے علوم نکلے، بڑی بڑی ایجادیں ہوئیں اور بڑے بڑے سائنس کے عقدے حل ہوئے مگر یہ تمام علوم محمد ﷺ کے علم کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے"۔

(الفضل ۳۰/جون ۱۹۳۹ء)

اپنی شہرہ آفاق تقریر "سیر روحانی" میں آپ فرماتے ہیں:

"پس اے دوستو! میں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان خزانہ سے تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ دنیا کے تمام علوم اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ دنیا کی تمام تحقیقاتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں اور دنیا کی تمام سائنس اس کے مقابلہ میں اتنی حقیقت بھی نہیں رکھتی جتنی سورج کے مقابلہ میں ایک کرم شب تاب حقیقت رکھتا ہے۔ دنیا کے علوم قرآن کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔ قرآن ایک زندہ خدا کا زندہ کلام ہے اور وہ غیر محدود معارف و حقائق کا حامل ہے۔ یہ قرآن جیسے پہلے لوگوں کے لئے کھلا تھا اسی طرح آج ہمارے لئے بھی کھلا ہے۔ یہ ابوبکرؓ کے لئے بھی کھلا تھا، یہ عمرؓ کے لئے بھی کھلا تھا، یہ عثمانؓ کے لئے بھی کھلا تھا، یہ علیؓ کے لئے بھی کھلا تھا۔ یہ بعد میں آنے والے ہزارہا اولیاء و صلحاء کے لئے بھی کھلا تھا اور آج جبکہ دنیا کے علوم میں ترقی ہو رہی ہے یہ پھر بھی کھلا ہے بلکہ جس طرح دنیوی علوم میں آج کل زیادتی ہو رہی ہے اسی طرح قرآنی

معارف بھی آج کل نئے سے نئے نکل رہے ہیں ....ہمیشہ ہی قرآن نئے سے نئے علوم پیش کرتا رہے گا۔ یہی وہ چیز ہے جس کو پیش کرنا ہماری جماعت کا اولین فرض ہے۔............یہی وہ خزائن ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقسیم کئے اور یہی وہ خزائن ہیں جو آج ہم تقسیم کر رہے ہیں۔ دنیا اگر حملہ کرتی ہے تو پرواہ نہیں۔ وہ دشمنی کرتی ہے تو سو بار کرے۔ وہ عداوت و عناد کا مظاہرہ کرتی ہے تو لاکھ بار کرے ہم اپنے فرض کی ادائیگی سے غافل ہونے والے نہیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ تم بیشک ہمارے سینوں میں خنجر مارے جاؤ۔ اگر ہم مرگئے تو یہ کہتے ہوئے مریں گے کہ ہم محمد ﷺ کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے مارے گئے ہیں اور اگر جیت گئے تو یہ کہتے ہوئے جیتیں گے کہ ہم نے محمد ﷺ کا جھنڈا دنیا میں بلند کر دیا"۔

(سیر روحانی صفحہ ۱۱۸:۱۱۷)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

"ہم نے صرف قرآن کے لفظوں کو نہیں دیکھا بلکہ ہم خود اس کی محبت کی آگ میں داخل ہوئے اور وہ ہمارے وجود میں داخل ہو گئی۔ ہمارے دلوں نے اس کی گرمی کو محسوس کیا اور لذت حاصل کی۔ ہماری حالت اس شخص کی نہیں جو دیکھتا ہے کہ بادشاہ باغ کے اندر گیا ہے اور وہ باہر کھڑا اس بات کا انتظار کر تا رہے کہ کب بادشاہ باہر نکلے تو میں اس کی دست بوسی کروں بلکہ ہم نے تو خود بادشاہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور اس کے ساتھ باغ میں داخل ہوئے اور روش روش پھرے اور پھول پھول کو دیکھا۔ ہم رازی کو نہیں جانتے، ہم ابن حیان کو نہیں مانتے بلکہ مسیح موعودؑ کی صحبت سے ہمیں وہ علوم حاصل ہوئے کہ اگر یہ لوگ بھی ہمارے زمانہ میں ہوتے تو ہماری شاگردی کو اپنے لئے فخر سمجھتے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں وہ علوم عطا فرمائے ہیں کہ جن کی روشنی میں ہم نے دیکھ لیا کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے اور محمدؐ رسول اللہ ایک زندہ رسول ہے"۔

(الفضل ۴/اپریل ۱۹۳۳ء)

درسِ قرآن مجید

............قرآن مجید کی عظمت و شان اور اس کی تفسیر و مطالب کو عام کرنے کی جو دھن آپؓ کو لگی ہوئی تھی وہ آپ کی زندگی کے ہر ہر لمحہ سے عیاں ہوتی ہے اور آپ کی سوانح کا ہر ورق اس پر شاہد ہے۔ آپؓ نے ۱۹۱۰ء سے قرآن مجید کا درس دینا شروع کر دیا تھا اور سب سے پہلے جس چیز نے لوگوں کی توجہ آپ کی طرف کھینچی وہ آپ کا پر معارف درس قرآن ہی تھا۔ آپؓ نے اپنی اولاد میں سے سب سے بڑے لڑکے کو کسی بھی مروجہ تعلیم دلانے سے قبل قرآن مجید حفظ کروانے کا اہتمام فرمایا اور باقی ساری اولاد کو بھی عام تعلیم شروع کرنے سے قبل قرآن پڑھانے کا التزام رکھا جو عملی ثبوت تھا اس امر کا کہ آپ ہر علم، ہر شان اور ہر چیز سے زیادہ قرآن مجید کو ترجیح دیتے ہیں۔

آپؓ نے جماعت میں درس قرآن کے اہتمام و انتظام کی بار بار تاکید فرمائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"صدر انجمن احمدیہ کو چاہئے کہ چار پانچ حفاظ مقرر کرے جن کا کام یہ ہو کہ وہ مساجد میں نمازیں بھی پڑھایا کریں اور لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھائیں۔ اسی طرح جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے ان کو ترجمہ پڑھادیں۔ اگر صبح شام وہ محلوں میں قرآن پڑھاتے رہیں تو قرآن کریم کی تعلیم بھی عام ہو جائے گی اور یہاں مجلس میں بھی جب کوئی ضرورت پیش آئے گی ان سے کام لیا جاسکے گا۔ بہرحال قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کے لئے ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے......"۔

(الفضل ۲۶/اگست ۱۹۶۰ء)

درس قرآن کے متعلق حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی:

"قرآن شریف دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے دلوں کو کھولو اور اس کی طرف توجہ کرو۔ جب تک دل نہ کھلے گا اس وقت تک یہ نور نہیں مل سکتا۔ ساری برکتیں اسی میں ہیں اس لئے اس کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔

نوجوانوں کے لئے بھی درس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے کیونکہ ان کے سامنے لوگ نئے نئے اعتراض کرتے رہتے ہیں اور دوسرے دوستوں کے لئے بھی مساجد اور محلوں میں درس کا انتظام ہونا چاہئے۔ علیحدہ طور پر پڑھنے میں یہ نقص ہے کہ بعض لوگوں میں استقلال نہیں ہوتا اور وہ باقاعدہ نہیں پڑھ سکتے۔ درس سے وہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پھر ایک دوسرے کی معلومات اور اعتراضات سے بھی آگاہی ہو جاتی ہے۔ اگر درس کے اختتام پر درس دینے والا یہ کہہ دے کہ اس کے متعلق اگر کسی کو کوئی اور نکتہ سوجھا ہو تو بتا دے تو اس سے بھی بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور قرآن کریم سیکھنے کا یہ بہت آسان ذریعہ ہے۔ تعجب ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قدر تاکید کے باوجود ابھی تک ایک طبقہ ایسا ہے جو اس طرف متوجہ نہیں حالانکہ دروازہ کھلا ہے، معشوق سامنے بیٹھا ہے مگر قدم اٹھا کر آگے نہیں جاتے"۔

(الفضل یکم فروری ۱۹۳۳ء)

اسی طرح حضور نے فرمایا:

"ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ دیوانہ وار نکلیں اور دنیا کو قرآن سے بہرہ ور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ بے شک آج دنیا خدا سے دُور ہو رہی ہے۔ دین سے غافل ہے، قسم قسم کی بدیوں میں مبتلا ہے۔ آج کل کا تمدن اور تہذیب قرآن کے خلاف ہیں۔ موجودہ طرز حکومت قرآن کے بتائے ہوئے طرز حکومت کے خلاف ہے۔ اس وقت لوگوں کے مشاغل اور عادات و اطوار قرآن کے خلاف ہیں۔ ان حالات میں قرآن کو مان لینا بہت مشکل ہے مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے کہ سوائے قرآن کے ان تمام کا علاج بھی کوئی نہیں"۔

(الفضل ۷/ستمبر ۱۹۳۶ء)

درس قرآن مجید کو قرآن کی محبت کے حصول اور فتنوں کے ازالہ کا باعث قرار دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"اصلاح نفس اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک قرآن کریم کا مطالعہ نہ ہو۔ قرآن جان ہے سارے تقویٰ و طہارت کی۔ قرآن کریم کی ایک ایک آیت قلب میں وہ تغیر پیدا کر دیتی ہے جو دنیا کی ہزاروں کتابیں نہیں کر سکتیں۔

قرآن کریم پڑھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ درس جاری کیا جائے۔ بہت سی ٹھوکریں لوگوں کو اس لئے لگتی ہیں کہ وہ قرآن کریم پر تدبر نہیں کرتے۔ پس ضروری ہے کہ ہر جگہ قرآن کریم کا درس جاری کیا جائے...... تاکہ قرآن کریم کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔............ میں سمجھتا ہوں درس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت راسخ ہو جائے گی اور بہت سے فتن کا آپ ہی ازالہ ہو جائے گا"۔

(تقریر دلپذیر جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء صفحہ ۳۲،۳۱)

حضور کے ایسے ارشادات کی تعمیل میں جماعت میں یہ نہایت بابرکت طریق جاری ہے کہ قریباً ہر جماعت میں اور بہت سے خوش قسمت اپنے گھروں میں بھی درس قرآن مجید کا اہتمام کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے عام افراد کا علمی معیار و ذوق دوسروں کی نسبت بہت بہتر ہونے میں اس مبارک طریق کا بہت بڑا دخل ہے۔

خدمت قرآن کا وسیع دائرہ

کم و بیش دو ہزار خطبات جمعہ، جلسہ سالانہ اور عیدین کی تقاریر و خطبات کے علاوہ خدام، انصار، اطفال و لجنات اور مجلس تشحیذ الاذہان اسی طرح مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین، مجلس ارشاد، نیشنل کور، انجمن ترقی اسلام، انجمن اشاعت اسلام، کشمیر کمیٹی وغیرہ کی مختلف تقاریب اور جلسوں میں حضور کی ہزاروں پر معارف تقاریر و مضامین قرآن مجید کی تفسیر پر ہی مشتمل ہیں۔ کیونکہ حضور کا یہ طریق مبارک تھا کہ آپ بالعموم قرآن مجید کے کسی مقام کی نہایت پیارے لحن و انداز میں تلاوت فرماتے اور پھر ان کی دلوں کو گرما دینے والی پر معارف تشریح و تفسیر بیان فرماتے اور بعض مواقع پر آپ کی تقریر میں قرآنی تلاوت کے بغیر بھی قرآن مجید کے کسی مقام کی ایسی واضح تشریح ہوتی کہ سننے والے کا ذہن خود بخود اس مقام کی طرف جاتا اور وہ علوم و معارف کے ایک نئے عالم سے متعارف ہو جاتا۔ ان ہزاروں تقاریر و خطابات کے علاوہ آپ کی تمام مستقل تصانیف بھی قرآنی انوار کی ایسی بارش کی طرح ہیں جو ضرورت کے وقت نازل ہو کر ہر گوشہ زمین کو سیراب کر دیتی ہے۔

حضور کے ذریعہ اکناف عالم میں جو تبلیغی و تعلیمی مشن قائم ہوئے وہ قرآنی تعلیم کے ایسے مراکز ہیں جہاں حضور کے شاگردان علوم و معارف کے سکھانے میں دیوانہ وار مصروف و مشغول ہیں جو انہوں نے حضور سے سیکھے تھے۔

اس تعلیم و خدمت قرآن کے دائرہ اثر و وسعت سے مشرق باہر ہے اور نہ مغرب، نہ شمال باہر ہے اور نہ جنوب۔ مصر کا دریائے نیل تو اپنی طغیانی سے مصر کی سرزمین کو سیراب کرتا ہے مگر حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے اس بابرکت وجود کے ذریعہ ساری دنیا میں کلام اللہ کا مرتبہ اس طرح ظاہر ہوا کہ اس نے ساری دنیا کو سیراب کیا اور دریائے نیل کی طغیانی تو کسی خاص موسم کی مرہون منت ہوتی ہو گی مگر یہاں جو سیرابی کا عمل شروع ہوا اس میں کبھی کمی نہیں آتی اور اس کا جاں بخش اور روح پرور عمل کسی دریا کے کناروں تک ہی محدود نہیں زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور قوموں نے اس سے برکت حاصل کی اور آئندہ بھی حاصل کرتی رہیں گی۔ انشاءاللہ!۔

(ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ ۱۳۸ تا ۱۴۶۔ تالیف عبدالباسط شاہد)

"آج کی عالمگیر جماعت اس بات پر گواہ کھڑی ہے کہ جو برکتوں کا وعدہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا تھا، جس تقویٰ کے وعدے اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کئے تھے، وہ تمام تر آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

THOMPSON & CO SOLICITORS

RECEPTIONIST REQUIRED

Receptionist required by solicitors in Southfields. The firm is a highly successful asylum practice mainly dealing with applications from the Pakistani Community & applicants should therefore be able to speak Urdu. Friendly Telephone manner & familiarity with MS Word also required.

URGENT VACANCY- IMMIDIATE START

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

Why Tel Da Fax

- Sekundengenaue Abrechnung
- Festnetz Ab 0,04 DM Pro Minute
- Mobilfunk 0,48 DM Pro Minute

Super Angebot

گھر بیٹھے کنکشن حاصل کریں

KEINE VERTRAGSLAUFZEIT

LOOP 285,- DM 50,- DM GUTHABEN SIEMENS C25

E PLUS 199,- DM 25,- DM GUTHABEN & HANDY

D1, D2, E PLUS & VIAG INTERKOM

M.O.B. AIR TRAVEL & M.O.B. Telekommunikation

Ben Gurion Ring 64, 60437 FF/M Tel./Fax: 069-5072603, 99993253

Www.mob-air.de e.mail: m.o.b.air@01019freenet.de

خطبہ جمعہ

وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

یہ سال وقف جدید کے لئے ایک نمایاں سنگ میل بن کر ابھرا ہے

یہ سال بکثرت غیر معمولی برکات لے کر آیا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاهر احمد خليفة المسيح الرابع ايده الله تعالىٰ بنصره العزيز
فرمودہ ۷ر جنوری ۲۰۰۰ء بمطابق ۷ر صلح ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خِلٰلٌ﴾۔(سورة ابراهيم آيت ۳۲)

تو میرے ان بندوں سے کہہ دے کہ جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کریں۔ پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہو گی اور نہ کوئی دوستی (کام آئے گی)۔

(سورة ابراهيم :۳۲)

اس آیت کا انتخاب میں نے اس غرض سے کیا ہے کہ آج کے خطبہ کے موضوع میں دو باتیں اکٹھی شامل ہیں۔ ایک وقف جدید کا اعلان ہو گا نئے سال کا، اس کی مالی تحریک ہے۔ اور دوسرے نمازوں کے قیام کے متعلق میں خصوصیت سے تحریک کرنا چاہتا ہوں جو دراصل رمضان کا سبق ہے اور رمضان اپنے پیچھے چھوڑ کے جا رہا ہے۔ اس مختصر تعارف کے بعد آج سب سے پہلے تو میں جمعۃ الوداع کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو آج رمضان کا آخری دن ہے اور جمعۃ الوداع ہے۔ یہ سال بکثرت غیر معمولی برکات لے کر آیا ہے جس کا تفصیلی ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔ سر دست صرف جمعۃ الوداع سے متعلق کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

آج کا دن وہ دن ہے کہ تمام دنیا میں مساجد اتنی بھر گئی ہیں کہ کبھی سارا سال بلکہ رمضان مبارک کے دوران بھی مساجد اس طرح نہیں بھری تھیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اور کوئی بھی نیکی نہ ہو تو صرف جمعۃ الوداع کو حاضر ہو جانا ہی ان کی بخشش کا سامان مہیا کر دے گا۔ بخشش کے کام تو اللہ کے ہیں وہ جس کو چاہے بخشتا ہے جس کو چاہے نہ بخشے مگر یہ وہم ہے کہ جمعۃ الوداع کو ایک ایسی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں شمولیت سے خواہ سارا سال بدیوں میں مبتلا رہے انسان کے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے جب میں نے حدیثوں کا مطالعہ کیا تو پتہ لگا کہ حدیث میں کہیں جمعۃ الوداع کا کوئی ذکر نہیں۔ لیلۃ القدر کی اہمیت کا ذکر ہے مگر جمعۃ الوداع کی اہمیت کا کوئی ذکر کسی حدیث میں نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرضی قصے بعد میں گھڑے گئے ہیں اور جب تنزل ہوا ہے مسلمانوں میں تو اس میں کسی وقت جمعۃ الوداع کا خیال آہستہ آہستہ راہ پکڑ گیا اور اس کی وجہ سے بہت سی خرابیاں لاحق ہوئی ہیں۔

یہ جمعہ نیکیوں کو وداع کرنے کا جمعہ نہیں ہے۔ یہ سب سے پہلی اور اہم بات ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ ہر سال جمعۃ الوداع کے موقع پر میں یہی پیغام دیا کرتا ہوں کہ یہ وداع نیکیوں کا وداع نہیں ہے کہ جس طرح بچے ٹاٹا کر دیتے ہیں کہ اچھا نیکیو! چھٹی ہوئی، تم سے رخصت ہوئے۔ بلکہ اگر جمعۃ الوداع کی کوئی اہمیت ہے تو صرف یہ اہمیت ہونی چاہئے کہ جمعۃ الوداع کے موقع پر اپنے سارے وہ سبق انسان دوہرائے جو رمضان مبارک میں سیکھے تھے اور ان اسباق کو اپنے نفس پر چسپاں کرے اور پھر اگلے سال کی تیاری کرے تو یہ وداع کے ساتھ استقبال کا بھی جمعہ ہے جس کے ساتھ اگلے سال کے رمضان کے استقبال کی ذہنی تیاری ہوتی ہے۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت خصوصیت سے اس اہم بات کو یاد رکھے گی کہ جمعۃ الوداع کو محض رخصت کا جمعہ نہیں بلکہ استقبال کا جمعہ بھی قرار دیں گے اور اس استقبال کے جمعہ سے سب سے زیادہ اہم سبق جو رمضان مبارک میں ہم نے سیکھا ہے وہ نمازوں کی پابندی ہے۔ پانچ وقتہ نمازوں کی پابندی تو لازم ہے اس کے بغیر تو روزہ ہو ہی نہیں سکتا اور اس کے علاوہ تراویح یا تہجد کی نماز یہ تقریباً فرض کی طرح ہی سمجھنی چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے تہجد کی نماز میں مداومت اختیار فرمائی۔ پس یہ سبق ہے جو جماعت کو آئندہ سال کے لئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے رمضان تک ہماری نیکیوں کو بقا بخشے اور ایک تسلسل عطا فرمائے۔

اب میں امسال جو خصوصیت سے بعض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے امور رونما ہوئے ہیں جن کو اتفاقی نہیں کہا جا سکتا ان کے اندر ضرور کوئی گہری حکمت ہو گی اور جو حکمتیں بھی لوگوں کی سمجھ میں آئی ہیں ان سے ایک نتیجہ ضرور اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یہ سال جماعت کے لئے غیر معمولی برکتوں کا سال ہو گا۔ کن معنوں میں ہو گا اللہ بہتر جانتا ہے۔ اب میں اس جمعہ میں جو اس سال کی خصوصیات ہیں ان کا خاص طور پر ذکر کرتا ہوں۔ ان خصوصیات کی طرف میری توجہ تو نہیں گئی تھی مگر امام صاحب نے خصوصیت سے لکھ کر یہ نکات بھیجے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ سال ایک خاص سال ہے، کوئی عام سال نہیں اور ان نکات میں صادق محمد صاحب طاہر نے بھی اپنی طرف سے کچھ چیزیں شامل کر لیں جو درست ہیں۔ مگر اب میں سب اکٹھی آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

اس سال کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور اختتام بھی جمعہ کے مبارک دن سے ہو رہا ہے۔ اس سال کے عین وسط میں دو جولائی کو بھی جمعہ کا مبارک روز تھا۔ ۱۸۲ روز اُس سے پہلے گزر چکے تھے اور ۱۸۲ روز اس کے بعد آئے۔ اس سال کے آغاز کے وقت رمضان کا مبارک مہینہ تھا اور سال کا اختتام بھی رمضان کے مبارک مہینہ میں ہو رہا ہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی سال میں دو رمضان آئے ہیں۔ اس سال میں آنے والے رمضان مبارک کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور رمضان مبارک کا آخری دن بھی جمعۃ المبارک ہے۔ اس رمضان مبارک کے عین وسط میں یعنی ۱۵ر رمضان کو بھی جمعہ تھا۔ اس سال میں آنے والے رمضان مبارک میں جمعۃ المبارک کا دن پانچ دفعہ آیا ہے جو بہت شاذ ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ تیس کا مہینہ نہیں ۲۹ کا ہے مگر اس ۲۹ کے مہینے میں بھی پانچ دفعہ جمعہ آیا ہے اور آخری عشرہ میں جمعۃ المبارک دو بار آیا ہے۔

اس سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے Friday the Tenth یعنی دس تاریخ کا مبارک جمعہ دو بار رونما ہوا ہے۔ پہلا موقع دس ستمبر کو تھا اور دوسرا دس دسمبر کو تھا جس روز رمضان کے مہینہ کا آغاز ہوا۔ یہ فرائیڈے دی ٹینتھ نے جو برکتیں ہمارے لئے چھوڑی ہیں اور خاص طور پر میری صحت پر اس کا جو غیر معمولی اثر رونما ہوا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ اس سال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور احسان سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو سو چھبیس افراد کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا عظیم الشان نشان دکھایا۔ تاریخِ ادیانِ عالم میں اس قسم کا واقعہ پہلے کبھی رونما نہیں ہوا۔

احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں اس سال منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں کُل

حاضری اکیس ہزار سے زائد تھی جن میں سولہ ہزار نو مبایعین تھے۔ پس یہ بھی ایک غیر معمولی واقعہ ہے کہ اکیس ہزار آدمی بھی بہت بڑی بات ہے قادیان کے لئے مگر اس میں سولہ ہزار نو مبایعین ہوں۔ اس تعداد میں نو مبایعین کی جلسہ سالانہ میں شمولیت فتح و نصرت کا ایک اور سنگ میل ہے۔

جہاں تک مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا تعلق ہے اس سال پہلی بار ڈیجیٹل ٹرانسمشن کو اپنا کر ترقی کے ایک نئے دور میں ایم ٹی اے داخل ہوئی ہے۔ باقی دنیا میں جو بڑی بڑی ٹیلی ویژن کمپنیاں ہیں وہ بھی ڈیجیٹل پہ جا رہی ہیں اور آئندہ ڈیجیٹل کا زمانہ آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال جماعت احمدیہ کو بھی یہ توفیق مل گئی۔

اور امسال ۱۱ر اگست کو مکمل سورج گرہن ہوا جو سائنسی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا۔ اور اسی سورج گرہن کے موقع پر مجھے بھی پہلی بار نماز خسوف پڑھانے کی توفیق ملی۔ امسال ۲۲ر دسمبر کو رمضان مبارک کی چودھویں رات کا چاند غیر معمولی طور پر بڑا اور معمول سے بہت زیادہ روشن ہو کر چمکا۔ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ایک سو تینتیس سال کے بعد ہوا اور چاند اتنا روشن تھا کہ اس کا نور کناروں سے چھلک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی کہ باوجود اس کے کہ یہ بادلوں کا مہینہ ہے اس وقت بالکل کوئی بادل نہیں تھا اور بالکل صاف یہ چاند لوگوں کو دکھائی دے رہا تھا جو نماز تہجد کے لئے اٹھے ہوئے تھے۔ مطلب ہے جو تہجد پڑھتا تھا اس کو بھی اور جو دوسرے تھے ان کو بھی یہ چاند صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آئندہ ایک سو سال تک سائنس دانوں کا خیال ہے کہ دوبارہ ایسا بھرا ہوا چاند دکھائی نہیں دے گا۔

اب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں نمازوں پر بھی زور ہے اور غیر معمولی زور ہے اور پھر مالی قربانی پر بھی زور ہے جس کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ اب وقف جدید کے آئندہ سال کا اعلان بھی ہونے والا ہے۔

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھو۔ تو یہ پانچ وقت کی نماز کا جو سبق ہمیں رمضان نے دیا ہے یہ جمعۃ الوداع نہیں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آخری نصیحت تھی جو مسلمانوں نے سنی اور اسی نصیحت کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ جو حاضر ہے وہ غیر حاضر کو آگے پہنچا دے۔(ترمذی ابواب الصلاۃ) سو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں اس نصیحت کو آپ لوگوں تک اب پہنچا رہا ہوں اور بری الذمہ ہو رہا ہوں کہ نمازوں کی حفاظت کریں۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تہجد پر زور نہیں دیا کیونکہ اصل پانچ نمازیں ہیں جو فرض ہیں۔ فرائض کی بات ہو رہی تھی، تہجد اس کے علاوہ ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے کہ ہمیشہ بلاناغہ آپ نے تہجد پڑھی ہے۔ پھر فرماتے ہیں "ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب مَیں کوئی حکم دوں اس کی اطاعت کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ضرور ملے گا۔(بخاری کتاب الایمان باب انّما الاعمال بالنیات)۔

حضرت کبشۃ انماری سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "تین چیزوں کے بارے میں مَیں قسم کھا کر تمہیں بتاتا ہوں اُنہیں اچھی طرح یاد رکھو۔ صدقہ بندے کے مال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرتا"۔ یہ وہم ہے کہ صدقہ سے مال میں کمی آتی ہے۔ اللہ ہزار طریقے سے صدقہ دینے والوں کے اموال میں برکت ڈال دیتا ہے اور کمی کی بجائے کئی طریقوں سے اس کو بڑھاتا ہے۔ وہ لوگ جن کو مالی قربانی کی عادت ہے وہ جانتے ہیں کہ کئی قسم کے اخراجات ہی ہیں جو ہونے والے ہوتے ہیں وہ ٹل جاتے ہیں اور مالی قربانی کی برکت سے انسان کے اموال ہمیشہ بڑھتے ہیں کبھی بھی کم نہیں ہوئے۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

پھر فرمایا "جب بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے اور عزت بخشتا ہے"۔ پھر فرمایا "جس نے سوال کرنے کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر اور محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔(ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر)۔ پس یہ جو عادت ہے لوگوں سے مانگنے کی خواہ زبان حال سے ایسی شکل بنا کے مانگا جائے کہ بظاہر نہ بھی مانگو تب بھی مانگنا ہی مراد ہو یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ اس سے مال میں برکت کبھی نہیں پڑتی ہمیشہ اس سے اموال میں کمی آتی ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مانگنے کی عادت کی بڑی وضاحت کے ساتھ نہی فرمائی ہے ہرگز مانگنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے۔

بعض صحابہ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس طرح زور دے کر مانگنے کے بارہ میں اتنی احتیاط برتی ہے کہ ایک صحابی گھوڑے پر سوار جا رہے تھے ان کے ہاتھ سے سانٹا گر گیا۔ اترے، گھوڑے کو ایک جگہ باندھا اور آ کے سانٹا پھر اٹھا لیا۔ ایک مسافر، راہ گیر اور بھی دیکھ رہا تھا اس نے کہا آپ نے یہ کیا کیا ہے، مجھے کہتے میں آرام سے آپ کو گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے آپ کا سانٹا پکڑا دیتا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے آنحضرت ﷺ سے خود یہ سنا ہے کہ مانگا نہ کرو۔ پس میں اتنی سختی سے اس پر عمل کرتا ہوں کہ میں نے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ اپنا گرا ہوا سانٹا کسی سے مانگ لوں۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار لو بشق تمرۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اُسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اُسے بڑا جانور بنا دیتا ہے۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

اب اس میں پیش نظر رکھنا چاہئے کہ کوئی کھجور یہ تو نہیں کہ واقعۃً بڑھ رہی ہے، پہاڑ کی طرح ہو رہی ہے اور جنت میں وہ کھجور کا پہاڑ کسی کو مل جائے گا۔ یہ سارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نصائح کے طریق ہیں اور مراد یہ ہے کہ ایک کھجور اگر پہاڑ جتنی ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی خاطر خلوص کے ساتھ قربانی کرنے والے کو اتنی برکت دے گا جیسے کھجور اور پہاڑ کا فرق ہوتا ہے، اتنی زیادہ برکات اس کو عطا ہوں گی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے"۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

پس مال کی عطا کے ساتھ علم کی عطا بھی ہے اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے اور احادیث نبوی سے جو تشریح ملتی ہے کہ خدا کی راہ میں نہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے، نہ علم خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ علم میں جو کمی نہیں آتی اس کو تو دنیا والے بھی سمجھتے ہیں کہ علم کی تقسیم سے علم بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا مگر مال کے متعلق ان کو سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیسے بڑھتا ہے مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا ہے برحق ہے اور ہمیں اپنی جماعت کے تجربے سے پتہ ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کے مال کم نہیں ہوا کرتے، بڑھا کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے"۔(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

یہاں رفع کا ذکر بھی ہے۔ رَفَعَهُ اللّٰهُ اور اس کو ہم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کے متعلق بھی ایک نظیر کے طور پر پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ خدا ایک زنجیر کے ذریعے اپنے متواضع بندے کو اٹھاتا ہے، اس کا رفع کرتا ہے اور ساتویں آسمان تک پہنچا دیتا ہے۔ کبھی یہ تو نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی بندہ سجدے میں گیا ہو اور کوئی زنجیر اترے اور اس کو اٹھا کے لے جائے۔ مراد یہ ہے کہ ساتویں آسمان تک اس کی نیکیوں کی بنائی ہوئی زنجیر، اس کے تقویٰ کی زنجیر، اس کی فنا فی اللہ کی زنجیر جتنا بھی اس کا مرتبہ مقرر کرتی ہے اتنا ہی وہ اٹھ جاتا ہے یہاں تک کہ آخری حد ساتواں آسمان ہے اور اس سے اونچا رفع سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اور کسی کا نہیں ہوا۔

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے، اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔(ترمذی باب

فضل النفقة فی سبیل الله)۔ تو یہاں سات سو گنا کے متعلق بھی جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کئی دفعہ یہ بات آپ کو سمجھائی جا چکی ہے کہ سات کا لفظ مراد یہ نہیں کہ سات سو گنا واقعۃً ملتا ہے جہاں قرآن کریم نے سات بالیوں کی مثال دی ہے، ایک دانے سے سات بالیاں نکلیں ان میں سات سو دانے ہوں وہاں ساتھ یہ بھی اللہ نے فرمایا ہے کہ جس کے لئے چاہے اس کو بڑھا بھی دیتا ہے۔ تو پہلی کھجور والی حدیث تھی وہ اور دوسری احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے صاف پتہ چلتا ہے کہ سات سو کا لفظ ایک محاورہ بھی ہے اور عرف عام میں زمینداروں کے تجربہ میں بھی یہ بات آ جاتی ہے کہ ایک دانہ سات سو دانوں میں تبدیل ہو جائے لیکن اصل جو بنیادی بات ہے وہ یہی ہے کہ نیکیاں ہیں جو بڑھتی ہیں اور سات سو گنا نہیں بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور نمو پاتی ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ فرمایا "اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ مَیں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ مَیں نے کچھ کیا ہے"۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۸)۔

اب یہ بھی معرفت کی بات ہے خدمت کی توفیق کسی کو مل جائے اور وہ اپنے زعم میں یہ سمجھے کہ میں نے کچھ کر دیا ہے یہ بدی بن جاتی ہے اور خدمت نہیں رہتی۔ پس ہر انسان کو یہی سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کی عطا تھی۔ اس میں سے کچھ میں نے خرچ کر دیا اور بہت سا اپنے لئے بھی رکھ لیا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مجھے کچھ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

اور جو خرچ اس دنیا میں انسان خدا کی راہ میں کرتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ایک اور حدیث کے مطابق وہی ہے جو اس کا ہے۔ جو اس نے بچوں کے لئے پیچھے چھوڑ دیا وہ اس کا نہ رہا۔ جو اس نے خرچ کر دیا وہ تلف ہو گیا۔ لیکن جو اس کا ہے جو خدا کے حضور اس کو ملے گا اور بڑھ چڑھ کر ملے گا، بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا وہ وہی مال ہے جو انسان خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "صدقات ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے دنیاوی منازل طے ہو جاتی ہیں۔ اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دی جاتی ہے"۔(الحکم۔ ۲۴ر فروری ۱۹۰۱)۔ اب خرچ کرنے سے صرف یہ مقصد نہیں کہ مال میں برکت پڑتی ہے بلکہ اخلاقِ فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ بہت گہری بات ہے کہ جب انسان خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے اس کے اخلاق میں بھی ترقی ہوتی ہے اور پھر ایک نیکی اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق عطا فرماتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے تھوڑا سا دینا شروع کیا اور رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو تھوڑے کا ایسا چسکا پڑا کہ اس کے بعد زیادہ پھر اور زیادہ پھر اور زیادہ دینا شروع کر دیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات بہت ہی صحیح فرمائی ہے کہ نیکیاں مال خرچ کرنے کے نتیجے میں عطا ہوتی ہیں اور بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفّس عہد کرے کہ مَیں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں برکت دیتا ہے"۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۰)۔ اب یہ کثرت کے ساتھ نومبایعین کا دور ہے اور ہم پوری توجہ کر رہے ہیں کہ ہر نومبایع بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ تحریک کامیاب ہو گی۔ ابھی تک تو اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور کثرت سے نومبایعین خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈال رہے ہیں اور وقف جدید کی راہ میں بھی ان نئے آنے والوں کو بکثرت شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ آخری اقتباس میں نے رکھا ہے۔ "اے عقلمندو! خدا کے راضی کرنے کا یہ وقت ہے کہ پھر نہیں ملے گا..... خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کے لئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو در حقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایات کی حاجت ہے اس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل کے دِق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے وہی لائق ہے جو ہمّت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کرے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا"۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۶۵)

اب میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں جو چند امور آپ کے سامنے رکھنے کے لئے چنے ہیں لمبی فہرست میں سے اس کو مختصر کر کے آپ کے سامنے رکھا جا رہا ہے کیونکہ اعداد و شمار کی بحث میں عموماً لوگ زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ وہ ان کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے کوشش کی جاتی ہے کہ ہر دفعہ کے اعداد و شمار ایسے آسان طریقے پر بیان ہوں کہ سب کو ان کی سمجھ آ سکے۔

مختصر تعارف یہ ہے کہ وقف جدید کا آغاز ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خود مجھے بلا کر یہ بات سمجھائی کہ میں نے پہلا نام تمہارا رکھا ہے۔ اس کی حکمت اس وقت تو مجھے سمجھ نہیں آ سکی کیونکہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بھی ہمارے وقف جدید کے صدر رہے ہیں ان کا نام دو پہ رکھنے کی کیا حکمت تھی۔ شاید یہ مراد ہو کہ میرا وقف جدید سے گہرا تعلق ہونا تھا اور وقف جدید کے سلسلے میں جتنے دورے پاکستان بھر کی دیہاتی جماعتوں کے کرنے کی مجھے توفیق ملی ہے شاید کسی انسپکٹر کو بھی اس طرح دوروں کی توفیق نہ ملی ہو اور اندرونی طور پر سب لوگوں کی کمزوریاں اور برائیاں دیکھنے کا موقع مل گیا۔ کلمہ تک درست کروانے کا موقع ملا۔ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ تو دیتے ہیں مگر بعض دفعہ اس کا تلفظ بھی بگڑا ہوا ہوتا ہے اور پھر ان بنیادی چیزوں کے معانی، سورۃ فاتحہ کے معانی یہ بیان کرنے کا بھی اس سفر میں مجھے موقع ملتا رہا۔ تو اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی احسان ہے کہ وقف جدید سے میری بچپن ہی سے ایک نسبت قائم ہوئی ہے جو اللہ کے فضل کے ساتھ اس تحریک کے لئے بھی برکت کا موجب بنی ہے۔

امسال اس لحاظ سے یکم جنوری ۲۰۰۰ء سے اس تحریک کا تینتالیسواں (۴۳واں) سال شروع ہو گیا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا تاکہ بچپن ہی سے دلوں میں اس تحریک میں شمولیت کا احساس پیدا ہو اور بڑھتا چلا جائے۔ ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو مَیں نے یہ تحریک پہلی بار پوری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان کیا۔ اس سے پہلے یہ تحریک صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش تک ہی محدود سمجھی جاتی تھی یعنی وہاں کے (احمدی) اس کی مالی قربانی میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ ساری دنیا کا حق ہے کہ اس مالی قربانی سے ان کو کیوں محروم کیا جائے۔ چنانچہ پہلی بار سب دنیا میں اس تحریک کو وسعت دینے کا اعلان کیا۔

اس پندرہ سال کے عرصہ میں اب تک یہ تحریک پورے ایک سو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اس پہلو سے یہ سال وقف جدید کے لئے بھی ایک نمایاں سنگ میل بن کر ابھرا ہے۔ اس نئے سال کی برکات میں سے یہ بھی ایک نمایاں برکت ہے۔ الحمد للہ۔

اس وقت تک موصولہ رپورٹوں کے مطابق وقف جدید کی کُل وصولی دس لاکھ چوہتر ہزار پانچ سو پاؤنڈ بنتی ہے۔ ۱۰۷۴۰۰۰ پاؤنڈوں میں ہے یعنی روپوؤں کو بھی پاؤنڈوں میں تبدیلی کر لیا گیا ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے اکیالیس ہزار پانچ سو پاؤنڈ (۴۱۵۰۰ پاؤنڈز) زیادہ ہے۔ اور اسی طرح وقف جدید کے مجاہدین کی تعداد میں بھی اس سال ۲۴۵۳۸ (چوبیس ہزار پانچ صد اڑتیس) کا اضافہ ہوا ہے۔ جن میں سے ایک بڑی تعداد نومبائعین کی ہے۔

امریکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی وقف جدید کی مالی قربانی میں دنیا بھر میں اول رہا ہے۔ جہاں تک نئے مجاہدین کو شامل کرنے کا تعلق ہے اس میں بھی امریکہ کا کام نمایاں ہے۔ انہوں نے امسال پانچ سو نواسی (۵۸۹) نئے مجاہدین بنائے ہیں جن میں سے اُنچاس (۴۹) نومبایعین ہیں یعنی امریکہ میں ہی امسال جنہوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی انہوں نے وقف جدید میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ پاکستان کو جو امریکہ کے بعد امسال بھی دوسرے نمبر پر ہے شدید اقتصادی مشکلات کے باوجود مقررہ ٹارگٹ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔ جماعت جرمنی حسب سابق دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے۔ برطانیہ نے امسال جرمنی سے آگے بڑھنے کے لئے بہت زور مارا مگر کچھ پیش نہیں گئی۔ برطانیہ نے کچھ رونڈ بھی مارے اس میں۔ وہ اس طرح کہ دوسرے اموال میں سے جو جماعت کی عام کمائی میں سے بچے ہوئے تھے اس میں سے وقف جدید میں بھی ڈال دئے اور کچھ نہیں

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

Want to Import a Car?

We are an exporter of used and reconditioned Japanese cars around the world. Without the customer satisfaction, we would'nt be in business for over 20-years. It always pays to know the right people.

Minno Chan Corporation

1-5-3-211 Odai, Adachi-Ku, Tokyo-120-0046 Japan.

Tel: (03) 3879-0255 Fax: (03) 3879-0309

تواس طرح تو جرمنی کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ مگر زندہ باد جرمنی کہ انہوں نے آگے نہیں نکلنے دیا اور اپنی تیسری پوزیشن کو بحال رکھا۔

اس پہلو سے مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کے نام یہ ہیں۔ امریکہ نمبرا، پاکستان نمبر ۲، جرمنی نمبر ۳، برطانیہ نمبر ۴، کینیڈا نمبر ۵، بھارت نمبر ۶، سوئٹزر لینڈ نمبر ۷، انڈونیشیا نمبر ۸، جاپان نمبر ۹، بلجیم نمبر ۱۰۔

امسال وقف جدید میں نمایاں کام کرنے والوں میں ناروے بھی ہے، برما، ہالینڈ، فرانس، ماریشس، اور بوسنیا بھی قابل ذکر ہیں۔ بوسنیا اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال پہلی بار بوسنیا کو وقف جدید میں شمولت کی توفیق ملی اور یہ آغاز صرف چھ مجاہدین وقف جدید کے ذریعہ ہوا جبکہ اس سال انتیس (۲۹) مجاہدین نے وقف جدید میں شرکت کی۔

کئی نئی جماعتوں کو بھی پہلی بار وقف جدید میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے جس کی وجہ سے یہ سال ایک سو تک پہنچا ہے۔ نئی جماعتیں کل ملا کر ایک سو یہ جماعتیں بن جاتی ہیں مڈغاسکر، بلغاریہ، چیک ریپبلک، سلواک، گنی کناکری، مالی، ملاوی، برونڈی، مراکش، تیونس، آسٹریا، یونان، بھوٹان، نیپال، البانیہ، مقدونیہ اور ایتھوپیا۔ اس طرح الحمدللہ کہ امسال سترہ نئے ممالک وقف جدید میں شامل ہوئے جن میں آخری شامل ہونے والا ایتھوپیا ہے۔ حبشہ جسے کہتے ہیں اور یہ صرف دو چار دن پہلے ہی اطلاع ملی ہے کہ ایتھوپیا کو بھی وقف جدید میں شامل ہونے کی توفیق مل گئی ہے۔

پاکستان کی جماعتوں میں وقف جدید کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے ربوہ کو حسب سابق اول مقام حاصل ہے۔ اور ربوہ وقف جدید دفتر اطفال میں بھی اس سال اوّل رہا ہے۔ دیگر نمایاں خدمت کرنے والے اضلاع میں یہ اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے انہوں نے خدمت میں حصہ لیا ہے اور آگے بڑھے: کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، عمرکوٹ، بہاولنگر، گجرات، سرگودھا، نارووال یہ شامل ہیں۔

اب اس خطبے کا میں اختتام کرتا ہوں جتنی ساری باتیں متفرق سمیٹنے والی تھیں کوشش کی ہے ان سب کو میں نے سمیٹ لیا ہے۔

ملینیم کا آغاز، برطانوی حکومت نے غلطی تسلیم کرلی

حکومت نے ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ ملینیم یکم جنوری ۲۰۰۱ء کوشروع ہوگا (لارڈ میکنٹوش)

غلطی کے ذمہ دار نیا کیلنڈر مرتب کرنے والے پادری ہیں، عیسیٰ چار قبل مسیح میں پیدا ہوئے

لندن (جنگ نیوز): برطانوی حکومت نے اس غلطی کو تسلیم کر لیا ہے کہ نئے ملینیم کی تقریبات اس کے صحیح طور پر آغاز سے ایک سال قبل ہی شروع ہو رہی ہیں۔ اب جبکہ ملینیم ڈوم اور دوسری تقریبات پر کئی ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں حکومت نے تسلیم کر لیا ہے کہ نیا ملینیم یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو نہیں بلکہ یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو شروع ہوگا۔

دنیا بھر میں تاریخ کے سب سے بڑے جشن کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ قبل حکومت کا یہ اظہار بڑا دلچسپ ہے کہ یہ تقریبات ایک سال قبل شروع کی جا رہی ہیں ۔ حکومت کے ڈپٹی چیف وہپ لارڈ میکنٹوش نے کہا ہے کہ وہائٹ ہاؤس دراصل اس بارے میں محض عام لوگوں کا ساتھ دے رہا ہے کہ نئی صدی کب شروع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس امر کو ہمیشہ تسلیم کرتی آئی ہے کہ نیا ملینیم یکم جنوری ۲۰۰۱ء کو شروع ہوگا مگر بہت سے لوگ اس کا جشن ۲۰۰۰ء میں ہی منانا چاہتے ہیں۔ یہ فیصلہ ۱۹۹۴ء میں کیا گیا تھا کہ ملینیم کمیشن بہت سے منصوبوں کو ۲۰۰۰ء میں فنڈز مہیا کرے گا تاکہ نئے ملینیم میں داخل ہوا جائے۔ شراب خانوں کو مزید ۳۶ گھنٹے کھلا رکھنے کی اجازت اسی سال ہوگی اور ملینیم ڈوم جس پر ۷۵۸ ملین پاؤنڈ کی لاگت آئی ہے غالباً اس وقت بند ہوگا جب صحیح معنوں میں ملینیم شروع ہوگا۔ اس بات کا بھی کوئی امکان نہیں ہوگا کہ پچیس لاکھ افراد کا جو جشن تین ملین پاؤنڈ کی لاگت سے امسال دریائے ٹیمز پر منایا جائے گا وہ اس ملینیم کے موقع پر پھر منایا جاسکے۔ ملینیم کی صحیح تاریخ ہی متنازع نہیں ہے۔ جس وقت ۳۱؍دسمبر کو نصف شب پر گھڑی بارہ بجائے گی وہ وقت بھی متنازع ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ دنیا بھر میں وقت کا تعین گرینچ میں پیتل کی اس پٹی سے ہوتا ہے جو وہاں نصب کی گئی ہے جبکہ یہ پٹی اصل میں صفر درجے طول بلد سے ۳۰۰ فٹ دور ہے۔ اس طرح نئی صدی کا اصل وقت ایک سیکنڈ کے ایک تہائی فرق سے ہوگا۔ بیسویں صدی کا آغاز ۳۱؍دسمبر ۱۹۰۰ء اور یکم جنوری ۱۹۰۱ء کی درمیانی شب سے ہوا تھا۔ ملینیم کی صحیح تاریخ کے تعین میں اس بھاری غلطی کا الزام پادریوں کو دیا جارہا ہے جنہوں نے نیا کیلنڈر تیار کرتے وقت زیرو (صفر) سال کو نظرانداز کر دیا تھا۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا سال ۴ قبل مسیح ہے۔ اس طرح مذہبی لحاظ سے ملینیم ۱۹۹۶ء کو شروع ہونا چاہئے تھا۔

(بشکریہ: روزنامہ جنگ لندن ۳؍دسمبر ۱۹۹۹ء)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ماں باپ کے وقت میں تو ان کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کو دیکھ کر تم لوگ بھی حسن سلوک کر دیتے ہو لیکن کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ماں باپ کے گزر جانے کے بعد ان کو بھول جاتے ہیں۔ جلسہ کے موقع پر بھی ایسے کئی مہمان آتے ہیں جو ماں باپ کو بہت پیارے تھے۔ رشتہ دار تھے یا نہیں مگر وہ ان سے بہت حسن سلوک کرتے تھے تو ان کے مرنے کے بعد ان سے عزت کا سلوک کرنا اور ہر قسم کی مہمان نوازی کا خیال رکھنا یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ والدین کے دوستوں کی بھی عزت کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اپنے ہی ماں باپ کو گلی دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے۔ گلی گلی سے سلام کی دعائیں اٹھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ربوہ کے رہنے والوں کو خصوصیت سے نصیحت فرمائی۔ وہاں بچوں کو خصوصیت سے زبان پاک وصاف رکھنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک اور حدیث کا ذکر فرمایا جس میں ایک شخص کے استفسار پر کہ اس کے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تیری ماں۔ اس نے پوچھا اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ تیسری دفعہ بھی یہی جواب دیا اور پھر اس کے بعد باپ اور درجہ بدرجہ دوسرے رشتہ داروں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ماں سے حسن سلوک کی بار بار تاکید میں کئی امکانات ہوسکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہوسکتا ہے کہ وہ شخص ماں سے اچھا سلوک نہیں کرتا ہو اس لئے بار بار نصیحت فرمائی۔ دوسرے یہ امر واقعہ ہے کہ ماں سے زیادہ بچے سے کوئی پیار نہیں کر سکتا۔ اور ماں سے زیادہ کوئی بچے کے دکھ اٹھا نہیں سکتا۔ یہ ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

متفرق احادیث کے ذکر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں انہیں مت کہو جن میں ان کی بزرگواری کا خیال نہ ہو۔ حضور علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہی کرتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

✡✡✡......✡✡......✡✡✡

BEST 0FFER FOR 2000

Digital Rec. + LNB only DM 699

To View MTA, Prime TV and Other

FREE ON AIR DIGITAL PROGRAMM

Contact us for PRIME TV Registration

Saeed A Khan

PRIME TV +ZEE TV Authorised European Agent

Tel: 0049 (0) 8257 1694

Fax: 0049 (0) 8257 928828

Mobile: 0049 (0) 171 3435840

e-mail: S.Khan@t-online.de

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸؍فروری بروز منگل قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں محترمہ سلیمہ اختر میر صاحبہ بیگم میر ضیاء اللہ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(۱) محترمہ آپا طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب (مرحوم۔ ربوہ)۔

آپ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور مکرم نواب مودود احمد خان صاحب امیر جماعت کراچی اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ کی والدہ تھیں۔ آپ نے ۲۱؍جنوری کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(۲)۔ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ (والدہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب صدر قضاء بورڈ ربوہ)

(۳)۔ مکرم مبارک احمد صاحب خالد۔ مینجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ: درس القرآن از صفحہ نمبر ۲

آیت نمبر ۱۱۳:" وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ.........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اَلْاِنْسِ وَالْجِنِّ سے اوسط درجہ کے لوگ اور اعلیٰ درجہ کے لوگ مراد لیا ہے۔

مفردات امام راغبؒ میں ہے اَلزُّخْرُف اس زینت کو کہتے ہیں جو مُلَمَّع سے حاصل ہو۔ اسی وجہ سے سونے کو بھی زُخْرُف کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے وَاَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا زمین نے زینت اختیار کی"۔

اور علامہ محمود بن عمر الزمخشری، تفسیر الکشاف میں فرماتے ہیں "زُخْرُفَ الْقَوْلِ سے مراد ایسا طریق ہے جو بات کو مزین کرے اور وسوسہ اور گناہ کے لئے اکسائے، گمراہ کرے اور دھوکہ دے"۔

آیت نمبر ۱۱۵:" اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا.........."۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی سچائی کا اس طرح فیصلہ فرمادیا کہ آپ پر ایسی کتاب اتاری جو بہت سے علوم کے بیان پر مشتمل ہے اور کامل فصاحت سے پُر ہے اور مخلوق اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہے۔ اس قسم کے معجزے کا ظہور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت کی سچائی کا فیصلہ کردیا ہے۔

واحدی کا قول ہے کہ اہل لغت کے نزدیک حَکَم اور حَاکِم کا ایک ہی مفہوم ہے۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ حَکَم، حَاکِم سے افضل ہوتا ہے کیونکہ ہر فیصلہ کرنے والا حَاکِم ہوتا ہے۔ مگر حَکَمْ وہ ہوتا ہے جو بالکل سچا فیصلہ کرے۔ پس اس کا مطلب یہ بنا کہ اللہ سچا حَکَم ہے۔ وہ صرف سچا فیصلہ کرتا ہے"۔

آیت نمبر ۱۱۶:" وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا..........الخ"۔ علامہ رازی فرماتے ہیں "(۱) اس آیت کا ما قبل آیت سے یہ تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیت میں بیان کیا ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے اور اس آیت میں فرمایا کہ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ یہاں كَلِمَة سے مراد قرآن کریم ہے۔ اور مراد یہ کہ قرآن کریم آنحضرت ﷺ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے کامل معجزہ ہے۔ (۲) اس سے یہ مراد ہے کہ قرآن کریم تحریف اور تبدیلی سے محفوظ رہے گا جیسا کہ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (۳) اس سے یہ مراد ہے کہ تناقض سے محفوظ رہے گا۔ جیسے فرمایا وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ (۴) مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام تبدیل نہیں ہونگے کیونکہ یہ احکام ازلی ہیں اور ازلی احکام ٹلا نہیں کرتے"۔

☆......☆......☆......☆......☆

درس قرآن کریم یکم رجنوری ۲۰۰۰ء (سورۃ الانعام آیت ۱۱۷ تا ۱۳۹)

آیت نمبر ۱۱۷:"وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ ....الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ مفردات امام راغب میں ہے کہ "ہر وہ بات جو ظن اور تخمین سے کہی جائے اسے خَرْصٌ کہا جاتا ہے خواہ وہ اندازہ غلط ہو یا صحیح ہو۔ بعض نے کہا ہے کہ خَرْصٌ بمعنی كِذْبٌ آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "حکم کا سوال تھا، اس کا جواب دیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ تعلیم سچی ہے تو علماء اور اکثر لوگ کیوں نہیں مانتے؟ فرماتا ہے کہ اکثر لوگ عوام ہی ہوتے ہیں کمالات کو پہنچنے والے چند ہی ہوتے ہیں۔ ہر قوم کا یہی حال ہے اس میں جاہل زیادہ اور دانا کم ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ اگر تم اکثر کی بات مانو گے تو بڑی خرابی ہوگی۔ بہت سے لوگ تو دوسروں کے ماتحت ہو کر رائے دیتے ہیں اس لئے سارے لوگ رائے دینے والے نہیں ہوتے اس لئے قلیل لوگ ہی رائے دے سکتے ہیں"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "قرآن کریم کی محکمات اور بینات علم ہے اور مخالف قرآن کے جو کچھ ہے وہ ظن ہے اور جو شخص علم ہوتے، ظن کا اتباع کرے وہ اس آیت کے نیچے داخل ہے"۔

(الحق لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۹۴)

آیت ۱۲۱:" وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ "یہ ممانعت عام ہے اور اس میں تمام محرمات شامل ہیں اور میرے نزدیک یہی توجیہ درست ہے"۔

تفسیر الطبری میں علامہ ابن جریر الطبری فرماتے ہیں کہ "قتادہ کا قول ہے کہ ظَاهِرَ الْاِثْم کا مطلب ہے علانیہ کئے جانے والے گناہ اور بَاطِنَهٗ کا مطلب ہے کہ مخفی کئے جانے والے گناہ"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے نزدیک "گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ظاہر کسی کا مال چرالیا، دکھ دے دیا، جھوٹ بول لیا۔ ایک باطن یعنی مخفی گناہ مثلاً کینہ، بغض، تکبر، دوسرے کی تحقیر، حرص، کفر۔ بعض لوگ خدا کے منکر ہیں۔ بعض منکر نہیں مگر مان کر پرواہ نہیں کرتے"۔ (ضمیمہ اخبار البدر قادیان ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۶۸)

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "فرماتا ہے کہ کئی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن کی برائی مخفی ہوتی ہے اور کئی ایسی ہوتی ہیں کہ جن کی برائی ظاہر ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا نام نہ لینے سے بظاہر کوئی فرق نہیں پڑتا مگر بعض چیزوں کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو ظاہر گوشت پر اثر نہ پڑے گا لیکن قلب پر ضرور اثر ہوگا"۔

آیت نمبر ۱۲۲:" وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ..........الخ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "فرماتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ۔ اس میں خروج عن الطاعۃ ہے۔ یہ گناہ والی بات ہے۔ اس کے نتیجہ میں فسق پیدا ہوگا۔ سنگدلی پیدا ہوگی۔ عام طور پر اس کی مثال قصاب ہیں، ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں"۔

آیت نمبر ۱۲۳:" اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ ....الخ"۔ علامہ ابو عبداللہ القرطبی فرماتے ہیں "وہ جہالت کے سبب مردہ تھا پس ہم نے اسے علم کی دولت عطا کر کے زندہ کر دیا"۔

حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے "اس ارشاد باری سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے صرف زندہ ہونا ہی کافی نہیں قرار دیا بلکہ فرماتا ہے کہ اس کے پاس ایسا نور بھی ہونا چاہئے کہ خواہ وہ کیسے ہی خطرناک دشمنوں میں چلا جائے ذرہ نہ گھبرائے۔ پس جب تک یہ ملکہ پیدا نہ ہو اس وقت تک انسان کامل انسان نہیں بن سکتا"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "نور اور حیات سے مراد روح القدس ہے کیونکہ اس سے ظلمت دور ہوتی ہے اور وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام روح القدس ہے یعنی پاکی کی روح جس کے داخل ہونے سے ایک پاک زندگی حاصل ہوتی ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۹۹)

آیت نمبر ۱۲۵:" وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ..............الخ"۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں "......کیسی آسان بات تھی کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہے مصلح مقرر کردے پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے"۔

(الحکم ۱۷/اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۳ بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۸۲)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "خدا خوب جانتا ہے کہ کس جگہ اور کس محل پر رسالت کو رکھنا چاہئے یعنی قابل اور نا قابل اسے معلوم ہے اور اسی پر فیضان الہام کرتا ہے کہ جو جوہر قابل ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ حاشیہ نمبر ۱۱)

آیت نمبر ۱۲۶:" فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب آپ تبلیغ کیا کریں تو یہ دعا بکثرت کیا کریں رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ۔

آیت نمبر ۱۲۸:" لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ..............الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ ابو عبداللہ القرطبی فرماتے ہیں کہ دارالسلام سے جنت مراد ہے۔ "جنت اللہ کا گھر ہے جیسے کعبہ کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے"۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں "احکام الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دنیا میں، قبر میں، قیامت میں، پلِ صراط میں، جنت میں سلامتی کا گھر ملتا ہے۔ پھر خدا اس مومن کا والی ہو جاتا ہے"۔

آیت نمبر ۱۳۲:" ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "اگر نبی کے بغیر دنیا میں عذاب بھیج دے تو خدا تعالیٰ ظالم ٹھہرے۔ نبی کریمؐ کی بعثت پر تمام دنیا میں عذاب آئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالمگیر عذاب کے آنے سے پہلے نبی کی بعثت ضروری ہے۔ نبی آکر پہلے ان کو بیدار کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت بھی تمام دنیا میں عذاب آئے۔ نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی دعوتی امت میں عام اعلان کردے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ فرداً فرداً اپنی بعثت کی ہر ایک کو خبر پہنچائے"۔

آیت نمبر ۱۳۵:" اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ..........الخ"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں جو وعدہ دیا گیا ہے اس سے مراد دین اسلام کا عزت کے ساتھ دنیا میں پھیل جانا اور اس کے روکنے والوں کا ذلیل اور رسوا ہو جانا ہے۔

(دیکھو براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

آیت نمبر ۱۳۶:" قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اگر تم بھی کچھ چیز ہو تو اپنے مکان پر فیصلہ کے لئے کوشش کرو اور میں بھی کروں گا۔ پھر تم دیکھو گے کہ خدا کس کے ساتھ ہے؟"۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۹، حاشیہ)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر نبی کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ اس کے سارے مخالفین پورا زور لگاتے ہیں لیکن فتح ہمیشہ نبی ہی کی ہوا کرتی ہے۔

آیت نمبر ۱۳۸:"وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ..........الخ"۔ حضور نے

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ — *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ — *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

MAIL ORDER — EXPORT — BANGLA TV — skydigital — ZEE TV — SONY Entertainment Television

+ All prices are exclusive of VAT

فرمایا کہ ہندوستان وغیرہ میں یہ رواج تھا بلکہ اب بھی ہے کہ اپنے پیارے بچوں کو خدا کے نام پر قربان کر دیا کرتے تھے۔ پس مشرکین نے اسے خوبصورت کر کے دکھایا ہے ورنہ کون ہے جو اپنے پیاروں کو اس طرح قربان کرتا ہے؟۔

آیت نمبر ۱۳۹:" وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَ حَرْثٌ حِجْرٌ..............الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ ذِی حِجْر اس کو کہتے ہیں جو اپنی عقل کی حفاظت کا انتظام کرتے ہیں۔ حضرت امام راغب فرماتے ہیں کہ "عقل انسانی کو بھی حِجْر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی انسان کو نفسانی بے اعتدالیوں سے روکتی ہے"۔ نیز "حِجْرٌ روکی گئی حرام چیز کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی ممنوع ہے"۔

☆......☆......☆

چونکہ اس دفعہ رمضان المبارک کے مہینہ میں یہ آخری ہفتہ کا روز تھا اور سوال کافی ہو گئے تھے اس لئے حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آج بھی درس کے آخر پر سوال و جواب کے لئے وقت رکھ لیا جائے۔ جو سوالات آج پوچھے گئے جن کے جواب حضور نے ارشاد فرمائے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

☆...... حضور نے فرمایا تھا حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کا ثبوت یہ ہے کہ ان کا بچہ بھی پاکدامن تھا۔ دوسری جگہ حضور نے فرمایا تھا کہ ہر بچہ ہی پاکدامن پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کیا تطابق ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت میں جس کا حوالہ دیا گیا ہے بچے نے جو باتیں کی ہیں وہ ان باتوں کی جو ادھیڑ عمر میں کی ہیں، حفاظت کی ضامن ہیں۔ جبکہ دوسرے وہ باتیں جو وہ بچپن میں کرتے ہیں ان کی ادھیڑ عمر کی باتوں کی حفاظت کی ضامن نہیں ہوتیں۔ اس لئے یہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کا ثبوت ہیں۔

☆......روزہ دار کو کہا گیا ہے کہ کوئی اس سے لڑے جھگڑے تو وہ کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں لیکن اگر روزہ کھل چکا ہو تو پھر کیا کیا جائے؟

حضور نے فرمایا کہ یہ تو سارے دن کی پریکٹس ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے۔ یہی تو اصل مقصد روزے کا ہے۔ حضور نے ایک لطیفہ بھی سنایا کہ یہ تو وہی بات ہو گئی ہے کہ انگریزی کے سبق میں ایک طالبعلم I have gone کی بجائے I have went کہتا تھا۔ استاد نے اسے سزا کے طور پر کہا کہ تم ایک سو دفعہ لکھو I have gone۔ جب اس نے ایک سو دفعہ لکھ لیا تو پھر آخر پر لکھا کہ اب میں نے ایک سو دفعہ لکھ دیا ہے I have gone۔ اس لئے اب میں یہی لکھوں گا کہ I have went۔

☆...... کیا کوئی ایسی الہامی کتاب بھی موجود ہے جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی کیونکہ فرمایا گیا ہے کہ وَاٰتَیْنَاهُ الْاِنْجِیْلَ؟

حضور نے فرمایا انجیل خوشخبری کو کہتے ہیں۔ مسیحؑ نے اپنی قوم کو جو خوشخبریاں دی تھیں وہ بھی تو انجیل میں موجود ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ عیسائی انہیں سمجھ سکیں یا نہ سمجھ سکیں۔ اگر اس کی تعبیر صحیح کر دی جائے تو الٰہی کلام کا پتہ چل جاتا ہے۔

☆...... قرآنی تعلیم کے مطابق بعض جرائم کی سزا میں ہاتھوں کو مخالف سمت میں کاٹنا ضروری ہو جاتا ہے، اس کا فیصلہ کون کرے گا؟

حضور نے فرمایا کہ یہ صرف حکومت فیصلہ کرے گی لیکن مقتول کے ورثاء سے مشورہ کرنا چاہئے۔ یہ صرف اسلامی حکومتوں ہی میں ممکن ہو سکتا ہے۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہے وہاں تو چوری کی سزا میں ہاتھ نہیں کاٹے جا سکیں گے کیونکہ ملکی قوانین کی بہر حال پابندی کرنی ہو گی۔

☆......☆......☆......☆......☆

درس قرآن کریم ۲؍جنوری ۲۰۰۰ء (سورۃ الانعام آیت ۱۴۰ تا ۱۵۹)

آیت نمبر ۱۴۳:" وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا..........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت امام راغب فرماتے ہیں کہ "اَلْحَمْلُ کے معنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے یا لادنے کے ہیں.......... وہ بوجھ جو ظاہری طور پر اٹھائے جاتے ہیں ان کو حِمْلٌ کہتے ہیں اور جو بوجھ باطن یعنی کوئی چیز اپنے اندر اٹھائے ہوتی ہے اس پر حَمْلٌ کا لفظ بولا جاتا ہے جیسے پیٹ میں بچہ یا بادل میں پانی اور عورت کے حمل کے ساتھ تشبیہ دے کر درخت کے پھل کو بھی حَمْلٌ کہہ دیا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۱۴۴:" ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے مستدرک میں مذکور ایک حدیث لَحْمُ الْبَقَرِ دَآءٌ (یعنی گائے کا گوشت بیماری ہے) کے بارہ میں فرمایا کہ بعض نے اس بارہ میں فرمایا ہے کہ یہ غیر صحیح ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مضمون کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے۔ گزشتہ دنوں جو گائے کے گوشت کے بارہ میں کہا جاتا رہا وہ سب کو علم ہے۔ اس لئے بعض مخفی احادیث میں جو بات بیان ہوئی ہوتی ہے اور جس کے بارہ میں واضح ہو کہ عام انسان اسے بنا نہیں سکتا، اسے محفوظ رکھنا چاہئے یہاں تک کہ ایجادات اور سائنسی علوم سے وہ امور ظاہر ہو جائیں۔ اسی طرح اس حدیث کے متعلق ہے کہ گائے کی گوشت کی بیماری کا اب بڑا واضح طور پر مضمون سامنے آیا ہے۔

آیت نمبر ۱۴۷:" وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا..............الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ انتڑیوں میں جو چیزیں پیک کر کے بیچتے ہیں یہ لغو بات ہے اور اس سے بچنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حرام کو حلال کر کے پیش کرنے والے مختلف بہانے بناتے رہتے ہیں۔ اس کی ایک مثال جابر بن عبد اللہؓ سے بخاری کتاب التفسیر میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر (جانوروں کی) چربیاں حرام کر دیں تو انہوں نے انہیں پگھلایا، پھر اس کو بیچا اور اس طرح سے اسے کھایا"۔

آیت نمبر ۱۵۰:" قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ..............الخ"۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے پاس دلوں پر اثر کرنے والی حجت موجود ہے تو تمہیں مجبور کر کے بدی سے روکنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے جبر ہی کرنا ہوتا تو ہدایت ہی دے دیتا اور سب لوگوں کو اس پر قائم کر دیتا مگر یہ بات واقعات کے خلاف ہے"۔

آیت نمبر ۱۵۲:" قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ..........الخ"۔ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ کے تحت حضرت خلیفۃ اولؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد "(۱) ایسی دوا کھانا کہ حمل گر جائے، (۲) دختر کشی، (۳) اولاد کی پرواہ نہ کرنا" ہے۔

(ضمیمہ البدر قادیان ۲۳؍ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۹۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ رواج پہلے سے چلا آ رہا ہے کہ غربت کے ڈر کی وجہ سے فیملی پلاننگ کی جاتی ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ کثرت اولاد سے ہر گز غربت نہیں ہوتی بلکہ غریب لوگوں کا تو سہارا ہی بچے ہوتے ہیں جو کام کر کے کماتے ہیں۔ دراصل یہ امیر قوموں نے غریب قوموں کے لئے روکیں پیدا کر دی ہیں اور ڈراوے بنائے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر ۱۵۳:" وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے تفصیل بیان فرمائی کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اچھے طریق سے۔ اگر یتیموں کا مال تجارت میں نہ لگایا جائے بلکہ علیحدہ رکھ دیا جائے تو انہیں تو نقصان ہی نقصان ہو گا اور کوئی فائدہ نہ ہو سکے گا۔ اس لئے اگر تجارت میں صحیح طور پر لگایا جائے اور منتظم کا اپنا کوئی ذریعہ آمد نہ رہے تو اس طرح بہر حال اسے اس مال سے معروف کے مطابق خرچ کرنا جائز ہو گا اور اس طرح یتیم کے مال کے قریب جا سکتے ہو۔ لیکن ساتھ انصاف کی تاکید ہے کہ جو کام بھی کرو، انصاف ہمیشہ مدنظر رکھو۔ خدا تعالیٰ تمہیں کوئی ایسی تعلیم نہیں دیتا جو تمہیں مصیبت میں ڈالے۔

آیت نمبر ۱۵۶:" وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ.............. الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اس سے "بلا کسی شک کے قرآن مجید مراد ہے اور اسے مُبَارَكٌ کہا گیا ہے کیونکہ یہ ایسا محکم کلام ہے جس میں نسخ راہ نہیں پا سکتا جب کہ پہلی دو کتابوں میں ہوا۔ یا پھر مراد یہ ہے کہ یہ بہت زیادہ بھلائی اور فائدہ والی کتاب ہے"۔

آیت نمبر ۱۵۷:" اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَیْنِ..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دو گروہوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ ان کے بعد اہل عرب کو قرآن کریم جیسی عظیم اور زبردست کتاب دی گئی۔

☆......☆......☆......☆......☆

آج اتوار کا روز تھا اس لئے آخر پر ۱۵ منٹ سوالات کے لئے مختص تھے لیکن چونکہ یہ امسال رمضان میں آخری موقع سوال و جواب کا تھا اسلئے حضور نے درس اور سوالات کے وقت کے علاوہ مزید ۱۵ منٹ کے لئے سوالات کی اجازت فرمائی۔ جو سوالات پوچھے گئے اور حضور نے ان کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

☆...... سورۃ القیامۃ آیت نمبر ۲۴ میں ہے کہ جنتی اپنے رب کی طرف نظریں لگائے بیٹھے ہونگے تو کیا جنتی خدا تعالیٰ کو ظاہری نظروں سے دیکھ سکیں گے؟

حضور نے فرمایا کہ یہ مضمون کئی مرتبہ بیان کیا جا چکا ہے۔ ظاہری نظر سے دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قیامت کے روز جب خدا تعالیٰ کے سوا کچھ بھی نہیں ہو گا اسی روز اس کی صفات کو ہم اور زیادہ قریب سے اور زیادہ شان میں دیکھ سکیں گے۔

☆......لیلۃ القدر جس رات میں بھی ہوتی ہے، کیا سب کو اس کا تجربہ و مشاہدہ ہو جاتا ہے؟

حضور نے فرمایا ضروری نہیں۔ ہر شخص کی لیلۃ القدر کے لئے ذہنی تیاری بھی ہوتی ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کسی نے ۲۳؍ کو کسی نے ۲۵؍ کو اور کسی نے ۲۷؍ کو لیلۃ القدر قرار دیا۔ اس لئے تلاش کرنے کا حکم ہے۔

☆...... قرآن کریم کی آیات کے نزول کی ترتیب اور موجودہ ترتیب کے متعلق سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ یہ قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ باوجودیکہ ترتیب جبرئیلؑ کے ارشاد کے مطابق آنحضورؐ نے رکھی لیکن مضامین کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ان کا گہرا ربط ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ نزول کی ترتیب کی وجوہات مختلف تھیں، جس سے مقصود پورا ہو گیا اور پھر جمع کی ترتیب مختلف رکھی گئی لیکن اس میں بھی

نان ـــــ نان ـــــ نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔

برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 —— Fax: 01420 474999

مضامین کا گہرا ربط ہے اور کوئی سقم نہیں آیا جو اعجاز قرآن ہے۔

☆......سورۃ الذاریات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مرسلین نے حضرت ابراہیمؑ کو بتایا کہ وہ مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ تا ان پر مٹی کے پتھر برسائے جائیں۔ یہاں حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ سے کیا مراد ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض جگہ جو مٹی ہوتی ہے اس میں کنکر اور روڑے پائے جاتے ہیں اس طرح جو ٹکڑے بنتے ہیں وہ بالکل پتھروں کا کام کرتے ہیں۔

☆......بعض انبیاء کا ذکر قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں بار بار آیا ہے اس کے دہرانے کی کیا وجہ ہے؟

حضور نے فرمایا کہ ایک ہی مضمون کو جب مختلف صورتوں اور انداز میں پڑھا جائے تو اس کا دل پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ بار بار ایک ہی مضمون کا تکرار نہیں ہوا۔ میں نے بہت غور کیا ہے ہاں البتہ تذکیر ضرور ہے اور مختلف پہلوؤں سے انہیں بیان کیا گیا ہے۔

☆......جسے شوگر کی بیماری ہو اسے خون چیک کرنا پڑتا ہے کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

حضور نے فرمایا کہ یہ تو ڈاکٹر بتا سکتے ہیں بعض مرتبہ شوگر میں روزہ رکھنا نقصان دہ ہو سکتا ہے اس صورت میں تو روزہ رکھنا ہی جائز نہیں ہو گا۔

☆......گزشتہ ایک مجلس میں سوال ہوا تھا کہ شاہ ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلویؒ نے پانچ آیات کو منسوخ قرار دیا تھا؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حتمی طور پر فرمایا ہے کہ ہرگز کوئی آیت منسوخ نہیں۔ خلفاء کرام نے ان آیات کی وضاحت فرمائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ کوئی آیت منسوخ نہیں۔

(حضور ایدہ اللہ نے مختصراً ان پانچوں آیات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ان میں درحقیقت ناسخ و منسوخ کی کوئی بات ہے ہی نہیں)۔

☆......حضور اکثر درس میں حضرت امام رازیؒ کا حوالہ دیتے ہیں۔ اگر ان کا تعارف بھی کروا دیا جائے تو سامعین کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے!؟۔

اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت علامہ فخر الدین رازی کا تعارف کروایا جو قارئین کے فائدہ کے لئے درج ذیل کیا جا رہا ہے:۔

آپ کی ولادت ۵۴۵ ہجری میں خراسان کے شہر رے میں ہوئی۔ اس نسبت سے رازی کہلائے۔ آپ کا نام محمد بن عمر بن الحسین ہے۔ کنیت ابو عبد اللہ اور لقب فخر الدین، شیخ الاسلام ہے۔ آپ نے ۶۱ سال کی عمر میں ۶۰۶ ہجری وفات پائی۔ آپ نے ادب، دینی علوم، کیمیا، علم کلام اور فلسفہ کی تعلیم کے حصول کے لئے سمرقند اور ہندوستان کا علمی سفر کیا۔ بے حد ذہین، زبردست حافظہ کے مالک، بہترین خطیب اور حد درجہ متدین، صوفی منش انسان تھے۔ آپ کا ایک قول ہے "مجھے سکون قلب کی دولت تلاوت قرآن کریم سے ملی"۔ علامہ رازی الاشعریہ کے پکے متبع تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۶۷ سے زائد ہے۔ آپ کی سب سے مشہور تصنیف مفاتیح الغیب ہے جو التفسیر الکبیر کے نام سے معروف ہے۔ یہ آپ کے مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ اس میں آپ نے آیات کا باہمی ربط دکھانے کی خاص کوشش کی ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

درس قرآن کریم ۳ر جنوری ۲۰۰۰ء

(سورۃ الانعام آیت ۱۶۰ تا ۱۶۶۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱ تا ۲۷)

آیت نمبر ۱۶۰: "اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ......الخ"۔ علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ "واضح رہے کہ اس آیت سے مراد مسلمانوں کو وحدت پر ابھارنا ہے اور یہ کہ وہ دین میں تفرقہ پیدا نہ کریں۔ بدعتیں اختیار نہ کریں اور فرمان الٰہی لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ کے بارہ میں ایک رائے یہ ہے کہ تو ان سے بری الذمہ ہے یعنی تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ تجھ سے بری ہیں۔ اور اس کی تاویل یہ ہے کہ تو ان کے اقوال و مذاہب سے دور ہے اور ان خرافات پر واجب ہونے والا عذاب انہی تک محدود ہے اور ان سے تجاوز کر کے کسی اور تک نہ پہنچے گا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کل کے زمانہ میں مسلمان باوجودیکہ آنحضرتؐ کے نام لیوا ہیں، ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ یہ قرآن اور اس کی توحید کے خلاف ہے۔ آنحضرتؐ کی طرف منسوب تو یہ ہوتے ہیں لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ آنحضرتؐ سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

آیت نمبر ۱۶۱: "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا......الخ"۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بخاری کتاب التفسیر، سورۃ الانعام سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک حدیث بیان فرمائی کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کی بات سچی ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ لو۔ اور جب وہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اس کو نہ لکھنا اور اگر وہ اس کا ارتکاب کرے تو اس کی ایک ہی برائی لکھنا۔ اور اگر وہ اسے چھوڑ دے یا آنحضورؐ نے یہ فرمایا کہ اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو"۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ رازیؒ نے درست لکھا ہے کہ دس کے بیان سے "معین دس" مراد نہیں ہے بلکہ محض بڑھا چڑھا کر دینا مراد ہے۔

آیت نمبر ۱۶۳: "قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"۔ حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کے بارہ میں فرماتے ہیں "مخالفین کو کہہ دے کہ میں جان کو دوست نہیں رکھتا۔ میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا خدا کے لئے ہے۔ وہی حقدار خدا جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے"۔ (شحنۂ حق روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، ۳۳۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں "ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش، میری جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں یعنی دنیا کی ابتداء سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ ہو، خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو"۔

آیت نمبر ۱۶۴: "لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ"۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "ہمارے نبی ﷺ جو اول المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوا کہ اوروں کی نسبت علوم معرفت الٰہی میں اَعْلَمْ ہیں یعنی علم ان کا معارف الٰہیہ کے بارہ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے ان کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اول المسلمین ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷)

آیت نمبر ۱۶۵: "قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا......الخ"۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى سے واضح ہے کہ کسی کے اعمال کا وبال دوسرے پر نہیں ڈالا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں حضرت عمرؓ کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ وفات سے قبل آپ نے حضرت صہیبؓ کو ان کے رونے پر فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میّت پر اس کے اہل کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے یہ واقعہ عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ "خدا عمرؓ پر رحم کرے بخدا آنحضرتؐ نے ایسا بیان نہیں فرمایا کہ مومن پر اس کے اہل کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے"۔ اور فرمایا کہ "تمہارے لئے قرآن کافی ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى"۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے باوجود محدود علم کے فقط اس لئے قسم کھائی کہ اگر اس حدیث کے ایسے معنے کئے جائیں کہ خواہ نخواہ ہر ایک میّت اس کے اہل کے رونے سے معذّب ہوتی ہے تو یہ حدیث قرآن کے مخالف اور معارض ٹھہرے گی اور جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں"۔ (الحق مباحثہ لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ)

☆......☆......☆......☆......☆

سورۃ الاعراف

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن زبیرؓ کا قول ہے کہ سورۃ الاعراف مکّی ہے۔ علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ یہ سورہ آٹھ آیات کے علاوہ ساری کی ساری مکہ میں نازل ہوئی۔ علامہ قرطبی نے بھی یہی بات اپنی تفسیر میں لکھی ہے جبکہ علامہ آلوسی نے قتادہؒ کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ اس کی ایک آیت "وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ......الخ" مدنی ہے اور اس کے علاوہ باقی ساری سورۃ مکّی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اس کی اکثر آیات مکّی ہیں اس لئے اگرچہ بعض آیات بعد میں نازل ہوئی ہوں بحیثیت مجموعی یہ سورۃ مکّی ہی کہلائے گی۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ "سورۃ الانعام خلق کے بیان کے لئے تھی اور اس میں اشارۃً رسولوں اور اس کی کثیر تعداد کا ذکر اجمالی طور پر تھا اور اس کے بعد یہ سورۃ اس کی شرح اور تفصیل پر مشتمل لائی گئی ہے۔ اور اس میں آدم کا قصہ اور دیگر رسولوں کے اور ان کی امتوں کے قصے اور ان کی ہلاکت کی کیفیت مکمل تفصیل سے بیان کی گئی ہے"۔

آیت نمبر ۲: "الٓمّٓصٓ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الٓمّٓ کے معنوں کے بارہ میں اتفاق ہے کہ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ یعنی میں اللہ ہوں جو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

ضحاک نے اس کے معنی اَنَا اللّٰهُ الصَّادِقُ کئے ہیں۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا اور سچا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ سے بحر محیط میں اس کے معنی اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاُفَصِّلُ کئے ہیں یعنی میں اللہ زیادہ جانتا ہوں اور کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔ ان معنوں کی تصدیق اس سورۃ کے مضامین کرتے ہیں کہ اس میں زیادہ تفصیل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صٓ سے مراد صادق القول بھی ہے یعنی میں قول کا سچا ہوں۔ یہ معانی میں اختلاف دراصل وسعت پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ حروف مقطعات میں مختلف زمانوں کی تاریخیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ نیز مقطعات بہت عظیم الشان معانی اپنے اندر رکھتے ہیں اور وسعت بھی۔ سورۃ فاتحہ میں جتنے الفاظ استعمال ہوئے ہیں مقطعات قرآنی میں صرف وہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے اور قرآن کریم کا اعجاز ہے۔ ان میں آئندہ زمانہ کے حالات کا بھی تفصیل سے ذکر موجود ہے۔ جماعت احمدیہ میں بھی کئی مضامین اسبارہ میں لکھے جا چکے ہیں اس لئے تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

آیت نمبر ۵: "وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ"۔ قیلولہ کے معنی دوپہر کے وقت استراحت کے لئے لیٹنے کے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قیلولہ کا تصور یورپین ممالک میں نہیں ملتا لیکن گرم ممالک میں یہ رواج عام ہے اور بہت مفید ہے۔ اگر دوپہر کو تھوڑی دیر کے لئے آرام کر لیا جائے تو اس سے پہلے کی مشقت اور تکالیف کے آثار ختم ہو جاتے ہیں اور اس طرح انسان بہتر رنگ میں کام کر سکتا ہے۔ چرچل بھی قیلولہ کیا کرتا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ مجھ پر جو جنگ کا بوجھ پڑا کرتا تھا، وہ قیلولہ سے دور ہو جایا کرتا تھا۔

علامہ محمود بن عمر الزمخشری لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے دوپہر اور رات کے اوقات عذاب کے لئے خاص اس لئے کئے ہیں کہ یہ دونوں آرام اور غفلت کے اوقات ہیں۔ اس لئے ان دونوں غفلت کے اوقات میں عذاب کا نزول زیادہ بھیانک اور مہلک ہوتا ہے اور حضرت لوطؑ کی قوم رات کو سحری کے وقت ہلاک کی گئی اور حضرت شعیبؑ کی قوم دوپہر کو آرام کرنے کی حالت میں ہلاک کی گئی"۔

آیت نمبر۹:"وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ ....الخ"۔ پلڑے بھاری ہونے کے متعلق حضور ایدہ اللہ نے بخاری کتابُ الاَیمان وَالنُّذُور سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ نے فرمایا "کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ، ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ ، حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم" یعنی دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں، میزان میں بہت وزنی ہیں (اور) رحمٰن کے نزدیک بہت پیارے ہیں۔ (وہ کلمات ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم"۔

آیت نمبر ۱۴:" قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا..........الخ"۔ مفردات امام راغب میں ہے کہ جب لفظ ہُبُوط انسان کے لئے بولا جاتا ہے تو اس میں استخفاف اور حقارت کا پہلو پایا جاتا ہے، بخلاف لفظ نزُول کے۔ کیونکہ نزُول کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے موقعوں پر باشرف چیزوں کے لئے استعمال کیا ہے جیسے ملائکہ، قرآن کریم، بارش اور جہاں کہیں کسی چیز کے حقیر ہونے پر تنبیہ مقصود ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنت سے نکلنے کا مطلب ہے کہ جس شریعت کی متابعت کی جارہی تھی اس سے وہ نکلا تھا تو جنت سے مراد شریعت ہے اور اس سے نکلنے کا مطلب ہے کہ جو شریعت کی متابعت کرتے ہیں ان سے وہ نکل گیا اور علیحدہ ہوگیا اور اس طرح ان پر اس کا کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔

آیت نمبر ۱۷:" قَالَ فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَ قْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ"۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے ہیں کہ "یہ شیطان کا قول ہے اور وہ جھوٹا ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ کے پاک بندے تو صراط مستقیم پر چلتے ہیں لیکن شیطان کہتا ہے کہ میں اس پر بیٹھوں گا۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ صراط مستقیم پر چلنے والا نہیں ہوگا بلکہ بدنیتی سے وہاں صرف بیٹھا کرے گا اور وسوسے ڈالتا رہے گا۔

آیت نمبر۱۸:" ثُمَّ لَاٰ تِیَنَّهُمْ مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ..........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ علامہ رازی فرماتے ہیں کہ " عَنْ اَیْمَانِهِمْ، حق سے روگردانی ہے اور عَنْ شَمَآئِلِهِمْ، باطل کی طرف ترغیب دلانا ہے۔

حضرت خلیفہ اولؓ بیان فرماتے ہیں " آگے پیچھے، دائیں بائیں کا ذکر کیا مگر اوپر نیچے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ پس انسان یہ نہ سمجھے کہ شیطان سے گھر گیا بلکہ آسمانی فضل اور خوف الٰہی کی جانب شیطان سے بحمد اللہ خالی ہے"۔(اخبار البدر قادیان ۲۳؍ستمبر ۱۹۰۹ء بحوالہ حقائق الفرقان جلدنمبر ۲ صفحہ ۱۹۸)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ دائیں طرف سے شیطانیت سے حملہ کروں گا یعنی مذہبی امور میں شیطانی حملے کروں گا اور بائیں طرف سے یعنی دنیاوی امور میں بھی شیطانی طور پر دخل اندازی کروں گا۔ اوپر سے اس لئے نہیں کہا گیا کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جسے خدا چاہے گا وہ بچایا جائے گا اور شیطان کا حملہ اس پر کارگر نہیں ہوسکے گا۔

آیت نمبر ۱۹:" قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُ وْمًا مَّدْحُوْرًا..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شیطان مذموم اور مدحور کر کے دھتکارا جائے گا اس لئے ہمیشہ جب بھی شیطانی وساوس ہوں اس وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنے کی طرف فوری توجہ ہونی چاہئے۔

آیت نمبر۲۰:" وَ یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ ....الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الشَّجَرَۃ سے مراد وہ بدیوں کا درخت ہے جن سے روکا گیا ہے۔

آیت نمبر ۲۳،۲۴:" فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ..........الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ جنت کے پتوں سے ڈھانکنے سے مراد استغفار ہے اور وہ استغفار خداتعالیٰ نے سکھایا تھا۔ اس کی تشریح اگلی آیت میں ہے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ یہ ہیں جنت کے پتے یعنی استغفار ہے۔ آج کل بھی بہت کثرت سے آدمؑ کی یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے ذریعہ زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ غلبہ اور تسلط عطا کرے گا، نہ تلوار سے .... آدم اول کو شیطان پر فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا..........الخ۔ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے، اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

آیت نمبر ۲۵:" قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ....الخ"۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں بیان آدم اور حواؑ کا چل رہا تھا۔ لیکن یہاں جمع کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمؑ ایک قوم کی طرف آئے تھے اور ان سب کو جنت کی چار دیواری سے نکلنے کا حکم ہے کہ چونکہ شریعت کے احکامات کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا اس لئے لڑائی جھگڑے کریں گے اس لئے یہاں سے نکل جائیں۔ پس اگر استغفار کریں گے تو بچ سکیں گے۔

آیت نمبر ۲۷:" یٰبَنِیْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا..........الخ"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو چیز بہت فائدہ مند ہو اسے نازل کرنے کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے مثلاً لوہے کے بارہ میں نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے کیونکہ یہ ایسی دھات ہے جو بہت فائدہ کا موجب ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔ انبیاء کے لئے بھی نزول کا لفظ آتا ہے اور آنحضورؐ کے لئے بھی نزول کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔

علامہ شہاب الدین آلوسی قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا کے متعلق فرماتے ہیں "ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے تمہیں یہ لباس بطور بخشش عطا کیا ہے۔ اور ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس نے اس پر اس طور پر نازل کی کہ وہاں کوئی اونچ نیچ نہیں بلکہ یہ تعظیم کے لئے ہے......"۔

روح المعانی میں ہے کہ "یہ شریعت کا لباس ہے جو تمہاری صفات کے برے پہلوؤں اور تمہارے فحش افعال کو اپنے بیرونی اور اندرونی لباس کے ذریعہ ڈھانپتا ہے۔ رِیْشًا سے مراد ظاہر اور باطنی زینت اور جمال ہیں جس سے کہ تم حیوانوں سے ممتاز ہوتے ہو"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "نزول سے مراد عزت وجلال کا اظہار ہوتا ہے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۷)

قتادہ، سُدّی اور ابن جُرَیج نے کہا ہے کہ لِبَاسُ التَّقْوٰی سے مراد ایمان ہے۔ مَعْد الجهنی کہتے ہیں کہ اس سے مراد حیا ہے۔ ابن عباسؓ کے نزدیک لِبَاسُ التَّقْوٰی سے مراد اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ ہے۔

امام رازی لباس التقویٰ کے بارہ میں فرماتے ہیں (۱) لباس تقویٰ سے مراد: زرہ، خود اور دیگر جنگی لباس لئے ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان میدان جنگ میں اپنی حفاظت کرتا ہے۔ (۲) لباس تقویٰ سے مراد وہ ملبوسات ہیں جنہیں ادائیگی نماز کے وقت پہننے کیلئے تیار کیا گیا ہو۔ (۳) اس سے عفت اور توحید بھی مراد لی جاتی ہے۔ (۴) انسان پر جو سکینت، اطاعت اور عمل صالح کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے، اس کا نام بھی لباس تقویٰ ہے"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۰)

(خلاصہ مرتبہ: منیرالدین شمس) (باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔ ہر سال احمدیت کا سال ہوگا۔ (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICAL NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

سیل سیل سیل

ٹلڈا باسمتی چاول ۱۰ کلو	45-00 DM
چائے پی جی ۷۵۲ گرام	15-00 DM
چائے ڈیڑھ کلو	20-00 DM
چپاتی آٹا ۱۰ کلو	7-00 DM
تازہ سبزیاں ایک کلو	7-00 DM
Mellinium Tel: Card	27-00 DM

نیز ہر قسم کے مصالحہ جات بارعایت خرید فرمائیں
BUTT ASIAN SHOP
Bahnhofstr.17 - 69115 Heidelberg
Tel.&.Fax: 06221-169597

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری اور نیو الرّحیم جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

قصیدہ

درمدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ

(مکرم و محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہرؓ کا یہ قصیدہ
۲۸/جولائی ۱۹۲۱ء کے اخبار الفضل قادیان دارالامان میں شائع ہوا)

اے دعائے امام کی تاثیر
اے مسیحا کے خواب کی تعبیر

حسن واحسان میں تو ہے کس کی نظیر
یعنی کس کی ہے ہو بہو تصویر

حق نے بھیجے خلیل و اسمٰعیل
کعبۂ دل کی تا کریں تعمیر

دل کہ تھا آذری صنم خانہ
ہو بلند اس میں نعرۂ تکبیر

حال میں منعکس ہوا ماضی
نورِ اسلام تا ہو عالمگیر

ہوئے مبعوث احمدؑ لولاک
کنز مخفی ہوا ظہور پذیر

تھا ثریا پہ شاہدِ ایماں
پھر دلوں میں اسے کیا جاگیر

اولین آخریں ہوئے ملحق
ہوئی تقدیم ہمرہِ تاخیر

لطف حق سے ہیں حضرت عیسیٰؑ
راحت افروزِ وادیٔ کشمیر

پر ابھی آسماں کو تکتے ہیں
جو زمیں پر لکیر کے ہیں فقیر

تا کجا طولِ رشتۂ امید
بیوفائے کہن ہے چرخ پیر

ہے نبوت خدا کی اک تقدیر
اور خلافت ہے ایزدی تدبیر

مبتدا احمدؑ اور خبر محمود
ایک مرجع ہے ایک اُس کی ضمیر

سر پہ نصرت ہے دل ہیں فرشِ قدم
حق نے بخشا تجھے یہ تاج و سریر

تیرے قبضے میں ایک تیغ دو دم
حسنِ تقریر و خوبیٔ تحریر

بولنے والے دیکھے بھالے ہیں
کوئی لائے کہاں سے یہ تاثیر

لکھنے والے بھی جانچے تولے ہیں
اپنی نظروں میں پر سبھی ہیں حقیر

بہ گیا دل پگھل کے آنکھوں سے
حبّذا سوز و گرمیٔ تقریر

رہ گیا ہاتھ مل کے دشمنِ بد
مرحبا زور و شوخیٔ تحریر

تیرا ہر لفظ ہو گیا گویا
آیتِ تزکیہ کی اِک تفسیر

قلب خالص ہو تیرے پرتو سے
تیری صحبت ہے روکش اکسیر

شہسوار مجالِ علم و عمل
ملکِ دل تو نے کرلیا تسخیر

عہد تیرا ہے عہد فضل عمرؓ
دین اسلام کی ہوئی تشہیر

یورپ امریکہ اور افریقہ
حق کا پیغام لے گئے ہیں سفیر

پہنچے دنیا میں غازیٔ تبلیغ
جاری ہرسُو ہوا جہادِ کبیر

ق
پھیلا اسلام ہے بزورِ تیغ
شور برپا کیا کئے جو شریر

ق
غیرت حق بھی جوش میں آئی
مل رہی جرم کی انہیں تعزیر

تیرے دم میں ہے عیسوی اعجاز
اور قلم میں ہے برشِ شمشیر

زور بازوئے قدرتِ حق نے
اک جواں کو کیا جہاں کا پیر

مدح سے تیری ذات مستغنی
ہاں یہ ہے عرض حال کی تدبیر

عرقِ خجلت ہوں روئے غفلت پر
ایک قطرہ نہیں مری توقیر

منہ گریباں میں گر کبھی ڈالا
شرمساری ہوئی گریباں گیر

چشمِ گریاں و سینۂ بریاں
آہ سوزاں و نالۂ شب گیر

ہے یہ لے دے کے کائنات میری
میں سراپا ہوں درد کی تصویر

ہے دعا تیری اپنی جاں کی سپر
اس کے آگے چلے نہ تیغ نہ تیر

نہ عمل ہے نہ علم ہے مجھ میں
مجھ پہ روتی ہے خود میری تقصیر

حق میں عاصی کے کر دعائے خیر
اے دعا تیری کیمیا تاثیر

خاک افتادہ ہووے پاک و بلند
یعنی ذرہ ہو رشکِ مہر منیر

نفس امارہ ، مطمئنہ ہو
فیلِ بدخو ہو بستۂ زنجیر

مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ
مجھ کو یکساں ہو سب قلیل و کثیر

رنج امروز نے غم فردا
فکرِ ایّام ہو نہ دامنگیر

دل بپائے تو جاں فدائے تو
تجھ پہ قربان سب صغیر و کبیر

قلب مظہر نہیں جو پہلو میں
ہوگا فتراک میں ترے نخچیر

❁❁❁......❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل سے خط وکتابت کرتے وقت
AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ شکریہ
(مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یاذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

سیرۃ حضرت مصلح موعودؓ (عائلی زندگی)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی عائلی زندگی کی ایک جھلک کے عنوان سے حضرت سیدہ مہر آپا رحمہ اللہ تعالیٰ کا مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۵ر فروری ۹۹ء میں ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

آپ بیان فرماتی ہیں کہ حضورؓ اپنی عائلی زندگی کے ہر شعبہ میں بھی پوری دلچسپی لیتے تھے۔ آپؓ بہت اچھا کھانا پکانا جانتے تھے۔ ایک بار ڈلہوزی میں قیام کے دوران فرمانے لگے کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے، اگر تم پسند کرو تو مَیں تمہیں اپنے ہاتھ سے بریانی پکاکر کھلاؤں۔ پہلے تو مَیں مذاق سمجھی لیکن جب آپؓ نے ساری چیزیں منگوائیں اور نہایت لذیذ ڈش تیار کی تو پھر یقین آیا۔ پھر ہنس ہنس کے بار بار مجھے مخاطب کرتے اور فرماتے کیوں اب میرے پکانے کا یقین آیا یا نہیں۔ اسی طرح مختلف وقتوں میں چار پانچ ڈش پکائے۔ کبھی صرف ہدایت دیتے جاتے اور کام ہم کرتے اور کبھی اصل کام آپؓ خود کرتے اور اوپر کا کام ہم کرتے۔ چنانچہ چند ایک خاص کھانے مَیں نے حضورؓ سے ہی سیکھے ہیں۔

شادی کے بعد پہلی بار جب ہم ڈلہوزی سے قادیان واپس پہنچے تو آپؓ نے مجھے آتشدان میں آگ جلانے کے لئے فرمایا۔ مَیں نے کوئلے سلگانے کی بہتیری کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ خاصی دیر گزر جانے پر آپؓ اپنے کام کو چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے اور مسکراتے ہوئے دیاسلائی مجھ سے لے لی اور لکڑی اور کوئلوں کو خاص ترتیب سے رکھ کر اُن کو دیاسلائی دکھائی تو چند ہی لمحوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ اور حضورؓ نے مسکراکر فرمایا اسے جادو کہتے ہیں۔ پھر میری شرمندگی کو بھانپ کر فرمایا، کوئی بات نہیں ہے ابتدا میں کام نہیں آیا کرتے، پھر آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

حضورؓ کو ہر موسم میں انجوائے کرنا خوب آتا تھا۔ جب بھی فراغت ہوتی سب اہل خانہ کو اپنے پاس اکٹھا کر کے موسم کے مطابق اہتمام کرتے۔ سردیوں میں گرم کمرہ میں سبز چائے یا کافی، خشک میوہ اور تکّے وغیرہ بنانے کو کہتے۔ بھونے چنے اور مکئی کے دانے بھی بہت مرغوب تھے۔ برسات میں پکوڑوں اور پوڑوں کا اہتمام کرتے۔ گرمیوں میں شربت، آئس کریم اور فالودہ وغیرہ ہوتا۔ خدام کے لئے خاص طور پر ہدایت ہوتی کہ اُن کو بھی محظوظ ہونے کا پوری آزادی سے موقع دیا جائے۔ قادیان میں ایک دن موسلادھار بارش میں مجھے فون کیا کہ جلدی آؤ بڑے مزے کا دن ہے۔ میں نے کہا اس قدر موسلادھار بارش میں کیسے آؤں؟ بھیگ جاؤں گی۔ فرمانے لگے: نہیں آجاؤ، بارش میں بھیگنے کا بھی مزہ ہے۔ دیکھو میں نے آموں کے ٹوکرے صحن میں رکھوائے ہیں۔ آم بارش میں خوب ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ بارش میں کھانے کا لطف آتا ہے۔...... اسی طرح دوسرے گھروں میں سے بھی سب کو بلوایا اور خود اپنے ہاتھ سے اچھی قسم کے آم چھانٹتے اور باری باری دیتے اور ساتھ ہی بتاتے چلے جاتے کہ یہ آم کی فلاں قسم ہے، یہ پودا مَیں نے فلاں وقت فلاں سن میں لگوایا تھا۔

آپؓ کو اعلیٰ قسم کی خوشبو سے ہمیشہ لگاؤ رہا۔ فارغ لمحات میں عطر تیار کرنا آپؓ کا مشغلہ تھا۔ آپؓ کے استعمال کے تمام کمرے خوشبو سے معطر رہتے۔ ایک دفعہ میری بہن ناصرہ کینیڈا سے حضور کے لئے عطر کی چھوٹی سی شیشی کا تحفہ لائیں۔ اتفاقاً آپؓ کو وہ سینٹ بے حد پسند آیا۔ آپؓ نے ناصرہ سے فرمایا کہ اگر مَیں تمہیں بالکل ایسا ہی سینٹ تیار کردوں تو تم مجھے کیا دو گی؟۔ وہ بے تکلفی سے کہنے لگی کہ پھر میں اِدھر اُدھر سے سینٹ خریدنا چھوڑ دوں گی اور حضورؓ سے ہی عطر لیا کروں گی۔ آپؓ بہت محظوظ ہوئے اور اسی وقت ویسا سینٹ تیار کرنے کی کوشش شروع کردی۔ دو تین دن بوقت فرصت کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ بالکل ویسا ہی سینٹ تیار کرلیا۔ پھر پورے اصرار سے ناصرہ سے قیمت دریافت کی اور فرمایا کہ تم نے یہ شیشی ۱۲۰ر روپے میں خریدی اور ہم نے تمہیں چند پیسوں میں وہی چیز بنادی۔

حضورؓ دوسروں کے جذبات و خواہشات کا غیر معمولی احترام کرتے تھے۔ ایک بار ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور رائفل کے متعلق بے خیالی میں اپنے شوق کا اظہار کر بیٹھی تو حضورؓ نے یکے بعد دیگرے یہ سب سامان منگوادیئے۔ رائفل کے نشانہ کی پریکٹس اپنے سامنے کروائی۔ سندھ کے سفروں میں خاص طور پر ہم لوگوں کے لئے سواری کے گھوڑے اور اونٹ منگواتے، اپنے سامنے سوار کراتے اور اپنے سامنے اترواتے۔ جب تک ہم لوگ واپس نہ آجاتے تو برابر انتظار میں رہتے۔...... حضورؓ بہت دلداری اور دلجوئی فرماتے۔ مجھے بوٹنگ، رائیڈنگ اور ڈرائیونگ کا بھی بہت شوق تھا جو پورا کیا۔

سوئٹزرلینڈ میں قیام کے دوران ایک روز موٹرلانچ پر جھیل کی سیر کا پروگرام بنایا۔ جب سب جھیل کی سیر کر رہے تھے تو میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں خود لانچ چلاؤں۔ کچھ دیر اس ادھیڑبن میں گزرا کہ ایسا کہنے پر کہیں حضورؓ ناراض ہی نہ ہو جائیں۔ آخر ہمت کر کے کہہ دیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ جھیل میں بہت لہریں اٹھ رہی ہیں، کہیں کوئی غلطی نہ کر بیٹھنا۔ پھر کیپٹن کو یہ بات کہہ دی تو اُس نے سٹیئرنگ میرے حوالہ کردیا۔ دس پندرہ منٹ تک مَیں نے لانچ چلائی۔ آپؓ پوری توجہ اور دلچسپی سے دیکھتے رہے اور پھر میرے لانچ چلانے کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تم بڑی لہروں کے درمیان لانچ کو لے آئی ہو، اب بس کرو۔

ایک دفعہ سندھ میں مَیں نے ٹریکٹر چلانے کی خواہش کی اور ایک روز نسیم آباد سے ناصر آباد تک خود اس طرح ٹریکٹر چلاتی ہوئی آئی کہ میرے چچا اور ماموں، ٹریکٹر کے دائیں بائیں چل رہے تھے۔ گھر کے پاس پہنچے تو کسی نے حضورؓ کو بتایا کہ مہر آپا ٹریکٹر چلا رہی ہیں۔ آپؓ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا چلو اچھا ہوا، یہ تو پتہ چل گیا کہ تم کار چلانا آسانی سے سیکھ سکتی ہو۔

ایک دفعہ جب ہم ڈلہوزی سے قادیان پہنچے تو اتفاق سے اُس دن میری باری تھی۔ گھر کئی ماہ سے بند تھا۔ صفائی، گھر کی سیٹنگ اور سب کے کھانے پینے کا اہتمام کرنا تھا۔ سخت پریشان تھی کیونکہ نوکر فلو کی وبا کا شکار ہوگئے تھے۔ سارے کام بھاگ دوڑ کر کئے اور چار پانچ ڈشز بھی پکالیں۔ مجھے ڈر تھا کہ پتہ نہیں کسی کو کھانا پسند بھی آتا ہے یا نہیں۔ خدا کا فضل ہوا کہ ہر ایک کو کھانا بہت پسند آیا۔ حضورؓ نے اپنی پسندیدگی کا اظہار اس طرح کیا کہ میری تمام کوفت دُور ہو گئی۔ پھر سارے کام کی تفصیل پوچھی اور تعجب کا اظہار کیا کہ اس قدر تھوڑے وقت میں کیسے تیاری کرلی۔ پھر نصیحت کی کہ اپنے اوپر اس قدر کام کا بوجھ نہ ڈال لینا کہ خود تمہاری صحت پر اثر پڑے۔

حضورؓ غیر معمولی مصروفیت کے باوجود ہمارے اُن کاموں میں ہماری مدد کیا کرتے تھے جن میں ہم اکیلے ہوتے تھے۔ مثلاً کسی وقت غیر متوقع طور پر مہمان آجاتا اور کوئی مددگار نہ ہوتا تو آپؓ فوراً خندہ پیشانی سے ہمارے ساتھ مدد کرتے۔ پہلا خیال یہ غالب ہوتا کہ مہمان کی خاطر مدارات میں تاخیر نہ ہو اور دوسرا بیوی کے آرام اور اُس کے جذبات کا احساس ہوتا۔

حضورؓ غیر معمولی ہمّت و عزم کے مالک تھے۔ ایک دفعہ سندھ کے دورے پر آپؓ کو گاؤٹ کی تکلیف ہو گئی۔ پاؤں متورم تھا اور سلیپر کے اوپر پاؤں رکھ کر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ حرارت بھی تھی۔ اپنی اس تکلیف کے باوجود آپؓ نے شارٹ گن بھر کر اپنے ہاتھ میں پکڑلی اور جیپ میں بیٹھ گئے۔ قافلہ روانہ ہوا۔ راستہ تسلّی بخش نہیں تھا، شام کا وقت تھا، چوروں لٹیروں کا خطرہ بھی تھا۔ چچاجان نے حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! اس طرح چلنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ آپؓ ہنس پڑے اور فرمایا: شاہ صاحب! ہم مغل ہیں۔

شادی کے ابتدائی ایک دو سال تک مَیں تقریباً ہر دوسرے تیسرے دن اپنی کوٹھی (دارالانوار) جانے کا مطالبہ کرتی۔ دارالمسیح کے چوبارے شہری طرز کے بنے ہوئے تھے اور گھروں میں کھلے صحن نہ تھے اس لئے میری طبیعت گھبرائی گھبرائی رہتی تھی۔ پھر باری کا سلسلہ تھا اور مسلسل تین دن تک حضور کا انتظار کرنا مجھے دل ہی دل میں بڑا شاق گزرتا تھا۔ اگرچہ آپؓ کا معمول تھا کہ روزانہ گھر میں کئی دفعہ آتے، حال احوال پوچھتے، بچوں سے باتیں کرتے اور واپس کام پر چلے جاتے۔ لیکن میری کمزوری تھی کہ مَیں اُن تین دن کے لئے گھر جانے کی ضد کرتی۔ آپؓ اجازت تو دیدیتے لیکن اس کے لئے کافی جدوجہد کرنا پڑتی۔ پھر تاکید فرماتے کہ جلد واپس آجانا۔ اکثر خود ہی لینے آجاتے۔ ایک دفعہ میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ آپ نے تو چوتھے دن ہی آنا ہے، اگر آپ کی روزانہ باری میرے پاس ہی ہو تو مَیں یہاں آنا بند کردوں گی۔ اس پر آپؓ تھوڑی دیر کے لئے سنجیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اگر مَیں تمہارے پاس ہی رہوں تو یہ سخت بے انصافی ہوگی اور خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی بھی۔ مَیں تمہارا خاص خیال رکھتا ہوں پھر بھی تمہیں شکوہ ہی رہتا ہے۔

حضورؓ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر حالت میں راضی رہتے تھے۔ حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ بیمار ہوئے تو حضورؓ کو سخت فکر تھی، دعاؤں اور ادویہ کا خاص اہتمام فرماتے اور خود دیکھنے جاتے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہوگئی اور حضرت نواب صاحب فوت ہوگئے تو حضورؓ اس طرح سکون و اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوگئے کہ مجھے حیرت ہوئی۔

ایک بار ڈلہوزی میں قیام کے دوران ہماری ایک بچی بجلی کے کڑکے کی آواز سے اچانک فوت ہوگئی۔ آپؓ کو اطلاع ملی کہ بچی کڑاکے کی آواز سے پکنک کے دوران بیہوش ہوگئی ہے۔ آپؓ اناللہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے تیز بھاگ پڑے۔ سلیپر پہنے ہوئے تھے۔ جس جگہ جانا تھا وہ سیدھی چڑھائی تھی جہاں ڈانڈی یا گھوڑے کے سوا چلنا مشکل تھا۔ آپؓ کے پیچھے تمام خدام بھاگ رہے تھے لیکن کیا مجال جو آپؓ راستہ میں کہیں ٹھہرے ہوں۔ جائے حادثہ پر پہنچ کر بچی کی دیکھ بھال کی لیکن جب ڈاکٹروں نے بچی کی وفات کا بتایا تو آپؓ کمال خاموشی اور سکون سے واپس تشریف لائے۔ دل پر بے حد اثر تھا لیکن اگر کوئی کلمہ آپؓ کی زبان مبارک سے نکلا تو یہی تھا اناللہ و انا الیہ راجعون۔

حضورؓ کی طبیعت میں جہاں انتہائی صفائی و نزاکت تھی وہاں سادگی کی انتہا بھی تھی۔ آپ کھدر کے کپڑے اور سوتی لحاف استعمال کرتے۔ جب مَیں کہتی کہ عمدہ گرم کپڑے استعمال کیا کریں تو کبھی ہنسی میں ٹال دیتے اور کبھی سنجیدگی سے فرماتے تمہیں پتہ نہیں کہ کھدر گرم ہوتا ہے، تم مجھے فیشن نہ سکھایا کرو۔

ایک دفعہ ڈرائینگ روم کے درمیان میں مَیں نے کافی ٹیبل رکھ دیا۔ آپؓ کی نگاہ پڑی تو فرمایا اُسے ہٹاؤ۔ مَیں نے کہا کہ فرنیچر کا حصہ ہے اب دیکھئے صوفے اور پردے وغیرہ بھی تو موجود ہیں۔ فرمایا پردے تو گرد و غبار اور مکھی وغیرہ سے بچنے کے لئے ضروری ہیں اور جب فرش پر بیٹھے کام کرتے کرتے تکان محسوس ہوتی ہے تو صوفے، کرسی پر کچھ وقت کام کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کافی ٹیبل کی کوئی ضرورت نہیں، اس لئے اس کو ابھی یہاں سے اٹھواؤ چنانچہ وہ اسی وقت اٹھوادیا گیا۔

ایک دفعہ میرے بھائی نسیم جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کرکے آئے تو چہرہ دمک رہا تھا۔ پوچھنے پر بتایا کہ اس ملاقات سے تشنگی بجھی نہیں بلکہ بڑھ گئی ہے۔ حضورؒ نے آگے بڑھ کر مجھے دو دفعہ گلے لگایا، پیار کیا اور باوجود شدید تھکے ہوئے ہونے کے حالات دریافت فرمائے اور مشورہ دیا۔ لیکن جب حضورؒ نے مجھے گلے لگاکر پیار کیا تو مجھے حضرت مصلح موعودؓ یاد آگئے کہ آپؓ ہمیں اسی طرح بڑھ کر گلے لگایا کرتے تھے اور انتہائی محبت کا اظہار کرتے تھے، آج بڑی مدّت کے بعد پھر وہ پیار ملا تو میری عجیب کیفیت ہو گئی ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

18/02/2000 – 24/02/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 18th February 2000 — *12 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.11 ®
01.10	Liqa Ma'al Arab(New): ® Rec:10.02.00
02.10	Moshaira: An evening with........
03.15	MTA Lifestyle: Al Maidah ® Subject: Macaronis
03.35	Urdu Class: Lesson No.195 ®
04.45	Learning Arabic: Lesson No.30 ®
05.00	Homeopathy Class: Lesson No.96 ® With Hadrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.9 ®
07.15	Quiz History of Ahmadiyyat: No.27
07.40	Siraiky Programme: Friday Sermon Rec:12.02.99, With Siraiky Translation
08.50	Liqa Ma'al Arab: (New) ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.195 ®
11.00	IndonesianService:Tilawat, Dars Malfoozat Urdu Nazm,....
11.30	Bangali Service: An example from the life of Mehrum Maulvi Muhammad Sb
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00	Friday Sermon LIVE
14.00	Documentary:Famous Candian Lakes Produced by MTA Canada
14.25	Majlis-e-Irfan: With Huzoor
15.25	Friday Sermon by Hazoor ®
16.25	Children's Corner: Class No. 13 Part 2 Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Quran and Bibel
18.05	Tilawat, Darsul Hadith
18.30	Urdu Class: With Hazoor No.196
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.246
20.45	Belgian Programme:Children's Class No.21
21.15	Documentary: Famous Canadian Lakes ®
21.45	Friday Sermon ®
21.46	Majlis e Irfan With Hazoor ®

Saturday 19th February 2000 — *13 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.35	Children's Corner No.13 Part 2 Produced by MTA Canada
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.246 ®
02.10	Weekly Preview
02.20	Friday Sermon ®
03.20	Urdu Class: With Hazoor No.196 ®
04.25	Computer for everyone - Part 37
04:55	Majlis e Irfan ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, Darsul Hadith,Preview, News
07.05	Children's Corner: No.13 Part 2 ® Produced by MTA Canada
07.35	Mauritian Programme
08.20	Documentary: Attractions of Canada
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.246 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.196 ®
10.55	Indonesian Hour: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Danish Lesson No.16
13.05	Mulaqat with German friends
14.05	Bengali Service
15.10	Children's Class(New): Rec: 19.02.00
16.10	Quiz Khutabat –e- Imam From 6th and 11th November 1998
16.40	Hakayat-e-Shereen: Story No. 1
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Darsul Hadith, Preview
18.25	Urdu Class: With Hazoor No.197
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No. 247
20.55	Philosophy Of The Teachings Of Islam Presented by Munir Adilbi Sb
21.25	Children's Class: ®
22.25	MTA Variety: Waqfeen e Nau Items
22.55	Mulaqat with Hazoor with German friends

Sunday 20th February 2000 — *13 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.40	Quiz Khutabat –e- Imam ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 247 ®
02.05	Canadian Horizon: Class No.34
03.10	Urdu Class: Lesson No.197 ®
04.15	Seerat un Nabi (saw)
04.20	Learning Danish: ®
04.55	Children's Mulaqat with Huzoor
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
07.10	Quiz Khutabat –e- Imam Quiz
07.30	Mulaqat with Hazoor with German Friends Rec: 13.02.00 (New)
08.25	Documentary
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No. 247 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No. 197 ®
11.00	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.159
13.10	Mulaqat with German Friends ®
14.10	Bengali Service
15.10	Friday Sermon: Rec.18.02.00
16.25	Children's Class: With Hazoor
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi
18.25	Urdu Class: Lesson No.198
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No. 248
20.35	Speech: by Ahmed Mabarik Sb Given on Musleh Maud Day
21.10	Dars ul Quran by Hazoor: No.20
22.55	Mulaqat With Hazoor & German Speakers

Monday 21st February 2000 — *15 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: With Hazoor No.54 ®
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.249 ®
02.10	MTA Variety: Speech by Sultan Mahmood Anwar Sb
03.00	Urdu Class: Lesson No.198 ®
04.20	Learning Chinese: Lesson No.155 ®
04.55	Mulaqat with HuzoorWith Young Lajna ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Kudak No.5
07.05	Dars ul Quran: from London ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.249 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.198 ®
10.55	Indonesian Service: F/S By Hazoor
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Norwegian Lesson no.52
13.10	Rencontre Avec Les Francophones Rec:14.02.00
14.10	Bengali Service
15.10	Homeopathy Class With Hazoor No.97
16.15	Children's Corner: Class with Hazoor Session No.55, Part 1/ Rec: 09.03.96
16.50	German Service
18.05	Tilawat
18.10	Urdu Class: With Hazoor No. 199
19.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.250 Rec: 18.02.97
20.15	Turkish Programme: Discussion
20.45	Islamic Teachings: Guest: Mubashir Ahmad Ayaz Sb
21.25	Rencontre Avec mLes Francophones ®
22.25	Learning Norwegian: Lesson No.52 ®
22.55	Homeopathy Class: Lesson No.97 ®

Tuesday 22nd February 2000 — *16 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: With Huzoor ®
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.250 ®
02.10	MTA Sports: Basketball Final All Rabwah Tournament
02.50	Urdu Class: Lesson No.199 ®
03.55	MTA Variety: Interview
04.30	Learning Norwegian: Lesson No.52 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30	Children's Class: With Huzoor ®
07.05	Pushto Programme: F/S Rec: 11.09.98 With Pushto Translation
08.05	Islamic Teachings: Serajuddin ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.250 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.199 ®
10.55	Indonesian Service: Dars ul Quran,...
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Swedish: Lesson No. 37
13.00	Mulaqat With Hazoor (Bengali) Rec: 15.02.00
14.00	Bengali Service
15.05	Tarjumatul Quran Class No. 67 Rec: 06.07.95
16.10	Children's Corner: Waqfe Nau Item
16.35	Children's Corner: Yassarnal Quran Class, Lesson No.12, MTA Pakistan
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.25	Urdu Class: Lesson No.200 Rec: 18.08.96
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.251 Rec: 19.02.97
20.35	Norwegian Programme: Philosophy of the teachings of Islam, No.4
21.00	Mulaqat with Bengali Speaking Friends ®
22.00	Hamari Kaenat No.33 Rotation of the Earth: Leap Years
22.30	Tarjumatul Quran Class No.67 ®
23.35	Learning Swedish Lesson No. 37 ®

Wednesday 23rd February 2000 — *17 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Yassarnal Quran Class
00.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.251 ®
02.05	Mulaqat With Bengali Speaking Friends ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.200 ®
04.35	Learning Swedish: Lesson No.37 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class No.67 ®
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40	Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No:12 ®
06.55	Swahili Programme: Muzakhra Part 1
08.05	Hamari Kaenat: Rotation of the Earth ®
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.251 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.200 ®
11.00	Indonesian Service: News, zakat,....
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Spanish: Lesson No. 24 ®
13.05	Mulaqat With Hazoor With Atfal Rec: 16.02.00
13.55	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran class No.68 Rec:12.07.95
16.05	Children's Corner: Guldasta
16.30	Children's Corner: Waqfe Nau
17.00	German Service:
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.201 Rec:06.09.96
19.20	Liqa Ma'al Arab No.252 Rec:24.02.97
20.40	MTA France: Aurore, Topic: La Predestination
20.55	Mulaqat:With Hazoor and Atfal ®
21.55	Durr-e-Sameen No. 13 Part 4
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.68 ®
23.30	Learning Spanish: Lesson No.24 ®

Thursday 24th February 2000 — *18 Zulqa'Da*

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
00.40	Children's Corner: Guldasta ®
01.00	Liqa Ma'al Arab No.252 ®
02.05	Mulaqat With Hazoor and Atfal ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.201 ®
04.10	Learning Spanish: Lesson No.24 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.68 ®
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.35	Children's Corner: Guldasta ®
07.05	Sindhi Programme: Friday Sermon Rec.14.05.99
08.05	Durr-e-Sameen No. 13 Part 4 ®
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.252 ®
09.50	Urdu Class: Session No.201 ®
10.55	Indonesian Service: Mimbar Islam,...
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic: Lesson No.31
12.55	Liqa Ma'al Arab (New): Rec:17.02.00
13.55	Bengali Service: Friday Sermon Rec:29.03.91
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.98 Rec:24.07.98
16.10	Children's Corner: Yassarnal Quran Class, Lesson No. 13
16.25	Documentary: Safr Hum Nay Kiya
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.35	Urdu Class: Lesson No.202 Rec: 07.09.96
19.45	Liqa Ma'al Arab(New) ®
20.45	MTA Lifestyle: Al Maidah
21.00	Tabarukaat:Speech, Mohammad Nazeer Sb
22.00	Quiz History Of Ahmadiyyat No.28
22.30	Homeopathy Class No.98 ®
23.30	Learning Arabic: Lesson no.31 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, February 18, 2000 | Issue No. 7

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

احمدیہ علم کلام کی بازگشت

بھوپال برطانوی ہند میں حیدر آباد کے بعد سب سے اہم مسلم ریاست تھی جس کی بنیاد شہنشاہِ دہلی بہادر شاہ اوّل کے دور میں نواب دوست محمد خان نے رکھی۔ اس ریاست کے آخری سربراہ نواب حمیداللہ خان تھے ۔۱۹۴۹ء میں ریاست کو بھارت میں مدغم کردیا گیا۔ حضرت مولانا نورالدین بھیروی، خلیفۃ المسیح الاولؓ زمانہ طالبعلمی میں حصولِ علم کے لئے رامپور اور لکھنؤ کے بعد بھوپال تشریف لے گئے جہاں آپ نے صحیح بخاری اور (فقہ کی کتاب) ھدایہ ، مولوی عبدالقیوم صاحب سے پڑھیں اور یہیں ایک امیر کبیر کے لڑکے کے کامیاب علاج کے نتیجہ میں آپ کوگراں بہاخلعت اور اتنا روپیہ خدا کے فضل سے عطا ہوا کہ آپ پر حج فرض ہو گیا۔ (مرقاۃ الیقین صفحہ ۸۷)

اکتوبر ۱۹۹۸ء میں ایک غیر از جماعت عالم دین وحیدالدین خان، صدر اسلامی مرکز بھوپال کی کئی تقاریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اچاریہ نریندر دیو لائبریری کے ہال میں ایک تقریر بھی کی جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں پر واضح کیا کہ اسلام صرف دفاعی جنگ کا علمبردار ہے۔ یہی وہ موقف ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ اسی کی بازگشت وحیدالدین خان صاحب کے بیان میں ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"۲ر اکتوبر کی شام کو اچاریہ نریندر دیو لائبریری کے ہال میں ایک پروگرام ہوا جس میں ہندو اور مسلمان دونوں فرقوں کے لوگ شریک ہوئے۔ سب تعلیم یافتہ لوگ تھے۔ اس کا موضوع تھا "اسلام اور آتنکواد"۔ میں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام میں آتنکواد کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ بحیثیت فرد ایک مسلمان کو صبر اور اعراض کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جہاں تک جنگ کا تعلق ہے تو اسلام مین صرف دفاعی جنگ ہے۔ اقدامی جنگ یا ہجومی لڑائی اسلام میں سرے سے جائز ہی نہیں۔ دوسری بات یہ کہ جنگ اسٹیٹ کا معاملہ ہے نہ کہ غیر حکومتی افراد یا گروہ کا معاملہ۔ موجودہ زمانہ میں مختلف ملکوں میں مسلمانوں کے غیر حکومتی گروہوں نے وہاں کی حکومت کے خلاف جو لڑائیاں چھیڑ رکھی ہیں وہ بلاشبہ اسلام میں ناجائز ہیں۔ ایک مسلمان ذاتی فیصلہ کے تحت روزہ نماز کر سکتا ہے مگر غیر حکومتی افراد خود اپنے ارادہ یا فیصلہ کے تحت کسی حکومت کے خلاف متشددانہ جنگ نہیں چھیڑ سکتے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ یقینی طور پر سخت گنہگار ہیں۔

جناب کیلاش نارائن سارنگ کے ایک سوال کے جواب میں میں نے کہا کہ قرآن مین قتال کی جو آیتیں ہیں وہ پیغمبر کے ہم عصر حملہ آوروں سے لڑنے کے لئے ہیں ۔ مثلاً قاتل المُشرکین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دنیا میں جہاں کوئی مشرک ہو اس سے لڑو، بلکہ اس سے مراد مکّہ کے وہ ہم زمانہ مشرکین ہیں جنہوں نے یک طرفہ طور پر پیغمبر کے خلاف جنگ چھیڑ رکھی تھی اور کسی طرح اس جنگ کو ختم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے ۔ ان جارحین کے خلاف دفاعی طور پر جنگ کرنے کا حکم دیا گیا۔ میں نے کہا کہ کرشن جی گیتا میں ارجن سے کہتے ہیں کہ تم یدھ (جنگ) کرو مگر یہ کوئی مطلق یا عمومی بات نہیں تھی۔ یعنی اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہندو ہر زمانہ میں ہر قوم سے لڑتے رہیں۔ یہ صرف ایک وقتی حکم تھا۔ اسی طرح قرآن میں قتال کا حکم وقتی حکم ہے نہ کہ کوئی مطلق یا عمومی حکم"۔

(ماہنامہ تذکیر لاہور ۔مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۴۰،۴۱)

☆......☆......☆

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی حقیقی تفسیر

مولوی بشیر احمد صاحب نقشبندی بریلوی کے قلم سے آیت اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی تفسیر:

"ہم بارگاہ الٰہی سے صراط مستقیم (سیدھا راستہ) طلب کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولا ہمیں سیدھا راستہ عطا کر اس پر چلاتے ہوئے، ہر پیچ، خم اور راستے کی رکاوٹوں سے بچاتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صراط مستقیم کی طلب اور اس پر استقامت تو سب طلب کرتے ہیں ۔ کیا کوئی اس کو حاصل بھی کر سکا ہے یا نہیں۔ اور جو اس کے حصول میں کامیاب ہوئے ہیں ان کی نشانی کیا ہے؟ اس کا جواب اس آیت کریمہ سے ملا کہ صراط مستقیم پر چلنے والے وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم و انعامات کی خصوصی بارش فرمائی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے۔ وہ تمام جہانوں کا رب ہونے کے ناطے اپنے بندوں کو دنیاوی مال اور جاہ وجلال سے نوازتا ہے اور آخرت میں بھی عزت و شان اور جنت اور اس کی نعمتیں عطا کرے گا۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بہت سے بد عقیدہ، بدکردار، بدعمل لوگ دنیا میں عیش وعشرت کی زندگی گزارتے ہیں۔ دنیا میں مال و متاع بھی بہت ملتا ہے اور عزت ووقار بھی نصیب ہے۔ تو خیال گزرتا ہے کہ کیا یہ لوگ زیادہ انعام یافتہ ہیں جن کو دنیا کی عزت و دولت ملی ہے یا اس کی نسبت وہ لوگ منعم علیھم ہیں جن کو دنیا میں تنگی و پریشانی تو آتی ہے لیکن وہ عقائد و اعمال کے اعتبار سے نہایت عظیم ہیں۔ ان کو دنیا کا کوئی غم اور امتحان متزلزل نہیں کر سکا اور صبر و استقامت کے ساتھ رضائے الٰہی کی منزلوں میں کامیابی سے گزرتے ہیں تو اس خدشہ کا جواب قرآن پاک میں دوسرے مقام پر ملتا ہے کہ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ کہ انعام یافتہ حضرات حقیقت میں چار قسم کے ہیں۔ ان چار گروہوں میں سب سے اول انبیاء کرام ہیں۔ جن کے امام اور سردار حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اور پھر انعام یافتہ افراد کا دوسرا گروہ صدیقین کا ہے جن کے امام و رہنما جناب سیدنا ابو بکر صدیقؓ ہیں اور ان میں تیسرا گروہ شہداء کرام کا ہے راہ حق میں جان ومال کا نذرانہ پیش کرنے والے ہیں۔ اور چوتھا گروہ صالحین کا یعنی نیک بندوں کا ہے جو عقائد و کردار کے اعتبار سے قابل احترام ہیں وہ اولیاء کاملین کی جماعت ہے۔ گویا جب ہم اللہ تعالیٰ سے صراط مستقیم کی دعا کرتے ہیں تو ذہن میں یہ بات رہنی چاہئے کہ صراط مستقیم یہی راستہ ہے جو انبیاء، اولیاء، صدیقین و شہداء کا راستہ ہے۔ اور اس پر چل کر کامیابی اور گوہر مقصود پا سکتے ہیں"۔

(ماہنامہ انوار لاثانی لاہور جولائی ۱۹۹۹ء صفحہ ۷)

السلام علیکم کہنے کی برکت
ایک ایمان افروز واقعہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا﴾ (النساء: ۸۷) یعنی جب تمہیں کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا (کم از کم) اسی کو لوٹا دو۔

اگر ہمیں کوئی السَّلامُ عَلَیْکُم کہتا ہے تو ہمیں اچھی طرح جواب دینا چاہئے یعنی وعَلَیکُمُ السَّلام وَرَحْمَۃُ اللّٰہ وَبَرَکَاتُہٗ کہنا چاہئے یا کم از کم السَّلامُ عَلَیْکُم ضرور کہہ دینا چاہئے کیونکہ آنحضور ﷺ کا بھی ارشاد ہے کہ آپس میں سلام کہنے کو رواج دو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اسی طرح آپؐ نے اس کے آداب بھی بتائے ہیں کہ جو سوار ہے وہ پیدل چلنے والے کو سلام کہے اور چلنے والا شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور جو تھوڑے ہیں وہ زیادہ کو سلام کہیں اور جنہیں سلام کہا جائے وہ اس کا جواب ضرور دیں۔

اسی طرح آپؐ نے ناراض ہونے والے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ کوئی مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی سے تین یوم سے زیادہ ناراض نہ رہے۔ اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کہنے میں پہل کرے۔

چنانچہ آج بھی نفرتوں کے بیج اسی تعلیم پر عمل کرنے سے محبتوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں بلکہ ہو رہے ہیں۔ اس کا ایک تازہ ثبوت احمدیہ مسجد گوری سٹریٹ فری ٹاؤن سیرالیون میں ہونے والا ایک واقعہ بھی ہے جبکہ ۶ر جنوری ۱۹۹۹ء کو باغی فری ٹاؤن میں داخل ہوئے تو انہوں نے ہر طرف تباہی مچادی۔ جو بھی سامنے آتا گولی مار دیتے اور مکانوں کو بھی جلا رہے تھے۔ اسی دوران یہ لوگ احمدیہ مسجد گوری سٹریٹ بھی پہنچ گئے جہاں پر کافی احمدی پناہ لئے ہوئے تھے۔ جیسے ہی یہ مسجد میں داخل ہوئے تو احمدی آگے بڑھے اور السَّلامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہ وَبَرَکَاتُہٗ کہا۔ باغی یہ سن کر خاموش ہو گئے اور ساتھیوں سے کہنے لگے کہ واپس چلو یہاں تو صرف السَّلامُ عَلَیْکُم ہی ہے اور کچھ نہیں!۔

اس طرح السَّلامُ عَلَیْکُم کی برکت سے خدا تعالیٰ نے مسجد میں پناہ لئے ہوئے تمام احمدیوں کو محفوظ رکھا اور ملحقہ مکان بھی جلنے سے بچ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

(مرسلہ: طارق محمود جاوید
امیر جماعت احمدیہ سیرالیون)

اخبار کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوایئے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔ (ادارہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔